24 TO 30 MARCH, 2025 ☆☆☆ ۲۴تا۳۰مارچ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

رئیل اسٹیٹ سیکٹر
دبئی خوشحال، پاکستان تباہ حال

یو اے ای میں پراپرٹی کی قیمتوں میں 147 فیصد اضافہ

پاکستان میں رئیل اسٹیٹ سیکٹر کے سرمایہ کار پیچھے ہٹ گئے

ڈاؤ انسٹیٹیوٹ کیلئے انٹرنیشنل ایکسی لینس ایوارڈ 2025

امریکا میں رمضان اور پاکستانیوں کے معمولات

چین میں رمضان خاموش پاکستان کی رونقیں یاد آتی ہیں

پاکستان کی آٹو انڈسٹری میں انقلابی تبدیلیاں

ڈاؤ یونیورسٹی کے ذیلی ادارے ڈاؤ انسٹی ٹیوٹ آف بائیولوجیکل بائیوکیمیکل اینڈ فارماسیوٹیکل سائنسز کیلئے انٹرنیشنل ریسرچ ایکسی لینس ایوارڈ 2025

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور نے اینٹی مائیکروبیل ریزسٹنس سے شرح اموات میں کمی لانے کے لیے کی گئی تحقیق میں شاندار کامیابی پر ڈاؤ انسٹی ٹیوٹ آف بائیولوجیکل بائیوکیمیکل اینڈ فارماسیوٹیکل سائنسز (آئی بی پی ایس) کو "ریسرچ ایکسی لینس ایوارڈ "2025 سے نوازدیا، ایوارڈ کا حصول ڈاؤ آئی بی پی ایس کے لیے تحقیق کے میدان میں نمایاں پیش رفت ہے، حال ہی میں ڈاؤ یونیورسٹی کے ذیلی ادارے آئی بی پی ایس نے طبی بنیاد پر اینٹی مائیکروبیل ریزسٹنس سرویلنس نیٹ ورک (ایکورن ہے) کے موضوع پر تحقیق کی جس کا مقصد خون کے انفیکشنز (بی ایس آئی) اور وینٹی لیٹر ایسوسی ایٹڈ نمونیا (وی اے پی) کے ساتھ اسپتال سے ہونے والے (ہوسپٹل ایکوائرڈ) انفیکشن پر توجہ مرکوز کرنا ہے، ڈاؤ آئی بی پی ایس نے نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور کے اشتراک سے "اے ایم آر" پر تحقیق کی اور عالمی سطح پر 41 تحقیقی مراکز کے شانہ بشانہ کلینیکل ٹرائلز بھی کیے، یہ تحقیق آئندہ برسوں میں نئی تبدیلیوں کا باعث بن سکتی ہے جس سے شرح اموات میں کمی لائی جاسکتی ہے جو حالیہ تحقیق کے مطابق لگ بھگ 25 فیصد ہے، ابتدائی طور پر کم اور درمیانی آمدن والے ممالک کے لیے یہ تحقیق کرنا چیلینجنگ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے لیے تربیت یافتہ افرادی قوت اور وسائل درکار ہیں، ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز نے انتھک کوششوں سے اسے ممکن بنایا، یہ تحقیق کسی جراثیم کی مزاحمت (اینٹی مائکربیل ریزسٹنس) میں کمی لانے کے لیے ملٹی ڈرگ ریزسٹنٹ انفیکشنز کو ہدف بنانے کے کلینیکل ٹرائلز کے لیے بنیادی ڈیٹا بھی فراہم کرتی ہے۔

چیٹ جی پی ٹی نقل کرنے والوں کا سہولت کار بن گیا

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) امریکی ہارورڈ یونیورسٹی کے محققوں کی تحقیق سے بڑا انکشاف، دنیا بھر میں محقق اور طلبہ و طالبات اپنے مقالہ جات اور امتحانی پیپروں کی تیاری میں chatgpt اور مصنوعی ذہانت کے دیگر سافٹ ویئرز سے بہت زیادہ مدد لینے لگے۔ پروف ریڈنگ تک تو معاملہ ٹھیک تھا مگر اب مقالوں کا بیشتر حصہ اے آئی تیار کرنے لگی۔ اس ابھرتے چلن کا اہم ترین منفی روپ یہ کہ نیٹ پر موجود جھوٹا، پست، غیر معیاری، جعلی اور شر انگیز مواد بھی مقالات اور امتحانی تیاری کا حصہ بننے لگا۔ اس لیے سائنس وٹکنالوجی کی دنیا میں سامنے آتے تحقیقی مقالوں میں غیر مستند مواد کثیر تعداد میں شامل ہو چکا۔ سائنس دانوں نے اس رجحان پر شدید تشویش کا اظہار کر دیا کہ chatgpt وغیرہ کی مدد سے تیارکردہ مقالہ جات مستند اور ٹھوس نہیں کہلائے جا سکتے۔ یہ عیاں ہے کہ chatgpt اور دیگر اے آئی پروگرام دنیا میں نقل مارنے والوں کے لیے سہولت کار بن چکے۔ ان کی وجہ سے محققوں اور طلبہ وطالبات میں محنت و تحقیق کرنے کے بجائے نقل کرنے کا چلن بڑھے گا۔ ان کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں کند ہوں گی اور کاہلی و تن آسانی غالب آئے گی۔

پاکستانی ربوٹکس کمپنی نے انٹرنیشنل ایوارڈ اپنے نام کرلیا

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان کی ربوٹکس ٹیکنالوجی کمپنی بائیونکس نے عالمی زیرو پروجیکٹ ایوارڈ اپنے نام کرلیا۔ اقوامِ متحدہ کی جانب سے منعقد کی گئی ایک تقریب میں کمپنی کو اے آئی سے چلنے والی پروستھیٹک ٹیکنالوجی میں خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ دیا گیا۔
ایوارڈ کے لیے 90 ممالک سے 522 نامزدگیاں جمع کرائی گئیں جس میں سے 77 کمپنیوں کو اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ بائیونکس اقوامِ متحدہ کا زیرو ایوارڈ جیتنے والی پاکستان کی پہلی کمپنی ہے۔

جدید AI ایجنٹ کی مدد سے 100 ملین ڈالر کی سیل

لزبن (کنزیومرواچ نیوز) پرتگال کی معروف رئیل اسٹیٹ کمپنی نے مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے حیران کن کامیابی حاصل کر لی۔ کمپنی نے جدید AI ایجنٹ کی مدد سے 100 ملین ڈالر کی فروخت مکمل کرلی جو رئیل اسٹیٹ انڈسٹری میں ایک تاریخی سنگ میل ثابت ہوا ہے۔ کمپنی کے سی ای او جواؤ سیلیا کے مطابق اے آئی ایجنٹ نے اپنی تیز رفتاری اور درستگی کی بدولت روایتی مشیروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا "ایک انسان کے لیے 5000 سے زائد پراپرٹیز کی مکمل تفصیلات یاد رکھنا ناممکن ہے، لیکن AI ایجنٹ ہر چیز جانتا ہے اور فوری جواب فراہم کرتا ہے"۔ یہ AI ایجنٹ 24 / 7 دستیاب رہتا ہے، جس سے خاص طور پر امریکہ اور برازیل جیسے مختلف ٹائم زون کے گاہکوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ صارفین صرف اپنی بنیادی معلومات جیسے شہر، بجٹ اور بیڈ رومز کی تعداد درج کرتے ہیں، اور AI فوری طور پر بہترین پراپرٹیز کی تلاش مکمل کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ورچوئل ٹورز اور پراپرٹی کی تفصیلی معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔ کمپنی کے سی ای او ایلن بیکر کا کہنا ہے کہ ان کی ٹیکنالوجی محض جوابات دینے تک محدود نہیں بلکہ ویڈیو اور امیج شیئرنگ کی صلاحیت بھی رکھتی ہے، جو صارفین کو ایک مکمل انٹرایکٹو تجربہ فراہم کرتی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ AI کی مدد سے رئیل اسٹیٹ میں جسمانی مشیروں پر انحصار کم ہو جائے گا، جس سے پراپرٹی لین دین زیادہ موثر اور لاگت میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

مرد اور عورت کے دماغ کے درمیان فرق کا پریشان کن سوال

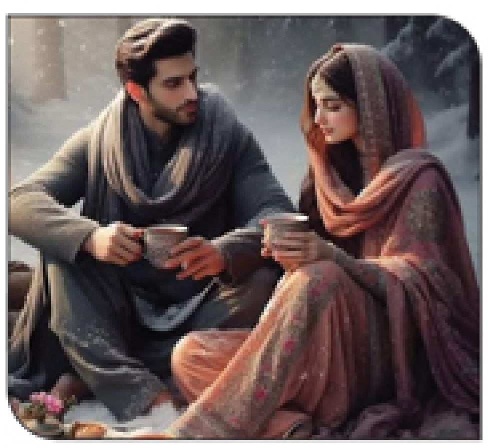

پیرس (کنزیومرواچ یوز) مرد اور عورت کے دماغ کے درمیان فرق کا سوال ہمیشہ سائنسدانوں کے درمیان موضوع رہا ہے، کیونکہ دماغی امراض اور نفسیاتی امراض جنسوں کے درمیان مختلف طریقے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سمجھ آجانا کہ حیاتیات بمقابلہ ماحولیات میں اس فرق کی کتنی گہری جڑیں ہیں، بہتر علاج کا باعث بن سکتا ہے۔ اے آئی کی بدولت، سائنس دان انسانوں میں خلیاتی ڈھانچے اور اعصابی نظام میں ٹھیک ٹھیک فرق کا استعمال کرتے ہوئے مرد اور عورت کے دماغوں میں موثر طریقے سے فرق کرنا شروع کر رہے ہیں جو بصری ادراک، حرکت اور جذباتی ضابطے جیسے علمی کاموں میں کردار ادا کرتے ہیں۔ دیگر مطالعات بھی انسانی دماغ کی ساخت میں صنفی بنیاد پر فرق کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو نر اور مادہ میں پیدائش سے ہی موجود ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو بات ابھی تک مکمل طور پر غیر واضح ہے وہ یہ ہے کہ یہ اختلافات کس حد تک اہمیت رکھتے ہیں؟ اگرچہ سائنس دان خواتین اور مردوں کے دماغی تفریق کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن ان کی تحقیق لامحالہ ان مشکل سوالات پر آرکتی ہے کہ انسانی ادراک کو مجسم کرنے کے لیے صنف اور ثقافت کا باہمی تعلق کتنا گہرا ہے؟۔

ایپل کے آپریٹنگ سسٹمز میں بڑی تبدیلیوں کی تیاری

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی ایپل اپنے آپریٹنگ سسٹمز آئی او ایس، آئی پیڈ او ایس اور میک او ایس کیلئے بڑی تبدیلیوں کی تیاری کر رہی ہے۔ بلومبرگ کے مارک گرمن کے مطابق ایپل آئی او ایس 19، آئی پیڈ او ایس 19 (کوڈ نیم لک) اور میک او ایس 16 (کوڈ نیم چیئر) کے ساتھ سافٹ ویئر کی تاریخ کی سب سے بڑی تشکیلِ نو کرنے جا رہا ہے۔ تینوں نئے آپریٹنگ سسٹمز جون میں منعقد ہونے والے ایپل کے ورلڈ وائڈ ڈیولپرز کانفرنس میں نمائش کے لیے پیش کیے جائیں گے بعد ازاں سال کے دوسرے شش ماہی میں باقاعدہ لانچ کر دیے جائیں گے۔
گرمن نے بتایا کہ نئے تینوں ورژنز میں آئکون، مینو، فرسٹ پارٹی ایپس، ونڈوز اور مجموعی سسٹم یو آئی میں بنیادی تبدیلی دیکھی جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق آئی او ایس 19، 2013 کے آئی او ایس 13 کے بعد سے سب سے اہم اپ ڈیٹ ہوگی جبکہ میک او ایس 202019 کے بگ سر کے بعد سے سب سے بڑی اپ ڈیٹ ہوگی۔

ناسا اور اسپیس ایکس نے دو مشن مدار میں بھیج دیئے

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) ناسا اور اسپیس ایکس نے خراب موسم اور تکنیکی مسئلے کو حل کرنے کے بعد دو مشنوں کو کیلیفورنیا میں وینڈن برگ اسپیس فورس بیس سے کامیابی کے ساتھ مدار میں لانچ کر دیا ہے۔ ناسا کی نئی خلائی دوربین، SPHEREx آبزرویٹری زمین کے قطبوں پر دو سال کے دوران آسمان کا نقشہ ترتیب دے گی جبکہ اسپیس ایکس کے PUNCH مشن میں چار چھوٹے سیٹلائٹ سورج کا مطالعہ کریں گے۔ اسپیس ایکس نے لانچ کے بعد اعلان کیا کہ فالکن 9 کو کیلیفورنیا میں پیڈ سے لانچ کیا گیا۔ لانچنگ سائٹ پر تیز ہواؤں اور ناسا کے ایک خلائی جہاز کے ساتھ تکنیکی مسئلہ کی وجہ سے لانچ میں تاخیر ہوئی۔

سام سنگ کے نئے فون کی قیمت کیا ہوگی، خبر لیک ہوگئی

سیئول (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی سام سنگ کی جانب سے افواہوں کے مطابق اس کی ڈیوائس ایس 25 ایج کو اپریل 16 (جنوبی کوریا) اور اپریل 15 (دیگر خطوں) میں متعارف کرایا جانا متوقع ہے۔ لیکن لیک ہونے والی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق گلیکسی ایس 25 ایج 256 جی بی ورژن کی قیمت مبینہ طور پر 2 لاکھ 88 ہزار روپے (1030 ڈالر) جبکہ 512 جی بی ورژن کی قیمت 3 لاکھ 13 ہزار روپے (1120 ڈالر) ہوگی۔ سام سنگ مبینہ طور ایک ٹی بی کے آپشن کو چھوڑتے ہوئے صرف 256 جی بی اور 512 جی بی ورژنز متعارف کرائے گا۔ اگر بتائی گئی قیمتیں درست نکلتی ہیں تو ایس 25 ایج کی قیمت ایس 25+ (930 ڈالر) اور ایس 25 الٹرا (1167 ڈالر) کے درمیان ہوگی۔ واضح رہے سام سنگ کی جانب سے مئی میں دستیاب ہونے والے اپنے اس فون کی ابتدائی طور پر 40 ہزار یونٹس کی محدود سپلائی متوقع ہے۔

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ

● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی

● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

24 TO 30 MARCH, 2025 ☆☆☆ ۲۴ تا ۳۰ مارچ ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا
(ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا
تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں
کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے

سورالانفال: 08 آیت 54

مجھے ہے حکم اذاں.................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ شائع ہو چکا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ایسے موضوعات پر رپورٹنگ کی جائے جو صارفین کے مفادات میں ہو ملاوٹ اور گراں فروشی کی نشاندہی کی جائے تا کہ ان ظالموں کے خلاف کارروائی میں آسانی ہو۔ اس بار رئیل اسٹیٹ کے حوالے سے ایک تحقیقاتی رپورٹ شائع کی گئی ہے جو آپ کے لئے معلومات کا اہم ذریعہ ثابت ہوگی۔ نائٹ فرینک کی حالیہ ویلتھ رپورٹ 2025 کے مطابق 2019 سے 2024 کے درمیان پراپرٹی کی قیمتوں میں 147 فیصد اضافے کے ساتھ دبئی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ انڈیکس میں سرفہرست رہا۔ شہر کے اہم رہائشی شعبے میں 2024 کی تیسری سہ ماہی تک قیمتوں میں 16.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو سال کے اختتام تک 20 فیصد تک پہنچنے کی راہ پر گامزن ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس اضافے نے دبئی کو پرائم انٹرنیشنل ریزیڈنشل انڈیکس میں سرفہرست کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک میں شامل کر دیا ہے، جو صرف سیئول اور منیلا سے پیچھے ہے۔ مشرق وسطیٰ میں کم از کم ایک کروڑ ڈالر مالیت کے افراد کی آبادی میں گزشتہ سال 2.7 فیصد اضافہ ہوا جس سے یہ خطہ عالمی دولت کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آ گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ خطے کے ہائی نیٹ ورتھ افراد میں سے تقریباً 10 فیصد کے پاس 100 ملین ڈالر سے زیادہ دولت ہے جو کسی بھی دوسرے خطے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ - جو ر اشی توانائی معیشتوں کے ذریعہ پیدا کردہ دولت کے پیمانے کی نشاندہی کرتا ہے۔ دبئی میں لگژری رئیل اسٹیٹ لین دین تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہے۔ جنوری اور ستمبر 2024 کے درمیان، شہر میں مجموعی فروخت تقریباً 31.9 بلین ڈالر تک پہنچ گئی، جو 2023 کے اسی عرصے کے مقابلے میں 36 فیصد اضافہ ہے۔ سپر پرائم (10 ملین ڈالر سے زائد) مارکیٹ میں دبئی کا عالمی غلبہ واضح ہے، کیونکہ اس نے 2024 میں 435 فروخت ریکارڈ کی، جو پچھلے سال کے 434 لین دین سے زیادہ ہے۔ دبئی میں لگژری پراپرٹی میں اضافے کی وجہ لیکویڈیٹی میں اضافہ ہے، 2024 میں کل فروخت میں نقد خریداری کا حصہ 89 فیصد ہے۔ نقد خریداروں کی اعلیٰ فیصد امارات میں اہم رئیل اسٹیٹ مواقع کی تلاش میں بین الاقوامی سرمائے کی آمد کو اجاگر کرتی ہے دوسری طرف پاکستان کی صورتحال واضح کی گئی ہے۔ ہمارے ملک میں رئیل اسٹیٹ سیکٹر کو منصوبہ بندی کے تحت تختہ ستم بنایا گیا ہے۔

موجودہ حکومت اور اس سے پہلے اس کے ایک سال کے دورانیہ میں پاکستان کے سب سے بڑے شعبہ کے متعلق ہر وہ منفی پالیسی اپنائی گئی جس سے رئیل اسٹیٹ شعبہ جمود کا شکار ہو جائے۔ اس کی ترقی بلکہ ملکی ترقی کا پہیہ رک جائے۔ کبھی آئی ایم ایف سے منظوری کا بہانہ تراشہ جاتا ہے اور کبھی اسے کسی ایسے مہاشہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اس شعبہ کی الف بے سے بھی واقف نہیں۔ نتیجہ یہ کہ ملک کا کھربوں روپے کا مسلسل نقصان ہو رہا ہے۔ بنے ہوئے گھر کھڑے ہیں۔ گاہک موجود نہیں۔ رئیل اسٹیٹ انڈسٹری کے معتبر لوگ بھی مایوس ہو کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04

دبئی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں چھا گیا

PAGE 08

چین میں رمضان خاموش پاکستان کی رونقیں یاد آتی ہیں

PAGE 06

آئی ایم ایف پاکستان کی کارکردگی سے خوش

PAGE 10

امریکا میں رمضان اور پاکستانیوں کے معمولات

PAGE 07

تھر کے کوئلے سے تیار بجلی سب سے سستی

PAGE 12

پاکستان کی آٹو انڈسٹری میں انقلابی تبدیلیاں

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

دبئی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں چھا گیا

2019 سے 2024 کے درمیان پراپرٹی کی قیمتوں میں 147 فیصد اضافے کے ساتھ دبئی لگژری مارکیٹ انڈیکس میں سرفہرست رہا

دبئی صرف سیئول اور منیلا سے پیچھے ہے، جنوری اور ستمبر 2024 کے درمیان، شہر میں مجموعی فروخت تقریباً 31.9 بلین ڈالر تک پہنچ گئی

ایک کروڑ ڈالر مالیت کے افراد کی آبادی میں گزشتہ سال 2.7 فیصد اضافہ ہوا جس سے یہ خطہ عالمی دولت کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آ گیا

دبئی میں دستیاب جائیدادوں کی تعداد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 65 فیصد کمی سے لگژری اثاثوں کے لیے سخت مقابلے کی فضا پیدا ہوئی

نائٹ فرینک ویلتھ رپورٹ

نائٹ فرینک کی حالیہ ویلتھ رپورٹ 2025 کے مطابق 2019 سے 2024 کے درمیان پراپرٹی کی قیمتوں میں 147 فیصد اضافے کے ساتھ دبئی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ انڈیکس میں سرفہرست رہا۔ شہر کے اہم رہائشی شعبے میں 2024 کی تیسری سہ ماہی تک قیمتوں میں 16.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو سال کے اختتام تک 20 فیصد تک پہنچنے کی راہ پر گامزن ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس اضافے نے دبئی کو پرائم انٹرنیشنل ریزیڈینشل انڈیکس میں سرفہرست کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک میں شامل کر دیا ہے، جو صرف سیئول اور منیلا سے پیچھے ہے۔ مشرق وسطیٰ میں کم از کم ایک کروڑ ڈالر مالیت کے افراد کی آبادی میں گزشتہ سال 2.7 فیصد اضافہ ہوا جس سے یہ خطہ عالمی دولت کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آ گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ خطے کے ہائی نیٹ ورتھ افراد میں سے تقریباً 10 فیصد کے پاس 100 ملین ڈالر سے زیادہ دولت ہے جو کسی بھی دوسرے خطے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ جو وراثتی توانائی معیشتوں کے ذریعہ پیدا کردہ دولت کے پیمانے کی نشاندہی کرتا ہے۔ دبئی میں لگژری رئیل اسٹیٹ لین دین تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہے۔ جنوری اور ستمبر 2024 کے درمیان، شہر میں مجموعی فروخت تقریباً 31.9 بلین ڈالر تک پہنچ گئی، جو 2023 کے اسی عرصے کے مقابلے میں 36 فیصد اضافہ ہے۔ سپر پرائم (10 ملین ڈالر سے زائد) مارکیٹ میں دبئی کا عالمی غلبہ واضح ہے، کیونکہ اس نے 2024 میں 435 فروخت ریکارڈ کی، جو پچھلے سال کے 434 لین دین سے زیادہ ہے۔ دبئی میں لگژری پراپرٹی میں اضافے کی وجہ لیکویڈیٹی میں اضافہ ہے، 2024 میں کل فروخت میں نقد خریداری کا حصہ 89 فیصد ہے۔ نقد خریداروں کی اعلیٰ فیصد امارات میں اہم رئیل اسٹیٹ مواقع کی تلاش میں بین الاقوامی سرمائے کی آمد کو اجاگر کرتی ہے۔ مزید برآں، رہن کی حمایت سے خریداری میں اضافہ ہو رہا ہے، جس میں کم شرح سود کی مدد سے کفایت شعاری میں بہتری آئی ہے۔ دبئی کے سپر پرائم سیگمنٹ میں دستیاب جائیدادوں کی تعداد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 65 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے لگژری اثاثوں کے لیے سخت مقابلہ پیدا ہوا ہے۔ توقع ہے کہ اس کمی سے 2025 میں قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگا، جس میں اہم رئیل اسٹیٹ کی قیمتوں میں اضافی 5 فیصد اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ دبئی کی مسلسل ترقی پذیر لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں نئے اہم مقامات ابھر رہے ہیں۔ شہر کے دوسرے کھجور کی شکل کے جزیرے پام جبل علی نے صرف 2024 کی تیسری سہ ماہی میں 10 9 ملین ڈالر سے زائد کی فروخت ریکارڈ کی، جس نے جنوری اور ستمبر 2024 کے درمیان لگژری لین دین میں مجموعی طور پر 1.1 بلین ڈالر کا حصہ ڈالا۔ یہ علاقہ اب دبئی کی اعلیٰ درجے کی پراپرٹی کی فروخت کا 24.4 فیصد ہے، جو امیر سرمایہ کاروں میں اس کی بڑھتی ہوئی اپیل کو اجاگر کرتا ہے۔ 2024 میں دبئی میں پراپرٹی کی قیمتوں میں 13.7 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 765 ڈالر فی مربع فٹ تک پہنچ گئی۔ کیمپنسکی کی رہائش گاہ پر 21.8 ملین ڈالر کی ریکارڈ فروخت سے علاقے کی اپیل کو تقویت ملتی ہے۔ بزنس بے، جو کہ پریمیم واٹر فرنٹ رہائش کی خصوصیت رکھتا ہے، سرمایہ کاروں اور اعلیٰ مالیت والے خریداروں کی ایک بڑی تعداد کو بھی متوجہ کر رہا ہے۔ محدود لگژری پراپرٹی لسٹنگ اور انتہائی امیر افراد کی بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ، دبئی کی رئیل اسٹیٹ مارکیٹ مسلسل ترقی کے لئے تیار ہے۔ خاص طور پر 10 ملین ڈالر سے زائد کے شعبے میں مہنگے گھروں کی کمی طلب کو بلند رکھے گی، جس سے دبئی کی پوزیشن امیر سرمایہ کاروں کے لئے عالمی مرکز کے طور پر مزید مستحکم ہوگی جو خصوصی رئیل اسٹیٹ کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔

پاکستان میں رئیل اسٹیٹ سیکٹر تباہ، سرمایہ کار پیچھے ہٹ گئے

راؤ منظر حیات

ملک میں مستقل مزاجی اور ٹھوس بنیادوں پر پالیسی سازی کا فقدان تو خیر موجود ہی ہے۔ مگر اس طرح بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ حکومت لٹھ لے کر ایک مخصوص کاروباری شعبہ کے پیچھے پڑ جائے۔ قصداً ایسی مضحکہ خیز پالیسیاں ترتیب دی جائیں کہ وہ شعبہ بربادی کے دہانے پر جا کھڑا ہو۔ اس میں سرمایہ کاری نہ ہونے کے برابر رہ جائے۔ پھر زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے چند مصنوعی قسم کی سہولتی اقدامات کرنے کا ارادہ کیا جائے۔ اس کے بعد طویل خاموشی اختیار کر لی جائے۔ یہ کوئی کہانی نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں رئیل اسٹیٹ سیکٹر کو منصوبہ بندی کے تحت تختۂ ستم بنایا گیا ہے۔

موجودہ حکومت اور اس سے پہلے اس کے ایک سال کے دورانیہ میں' پاکستان کے سب سے بڑے شعبہ کے متعلق ہر وہ منفی پالیسی اپنائی گئی جس سے رئیل اسٹیٹ شعبہ جمود کا شکار ہو جائے۔ اس کی ترقی بلکہ ملکی ترقی کا پہیہ رک جائے۔ اپنے ملک میں' اس زبوں حالی کا جائزہ لینے سے پہلے' ذرا آپ کی توجہ قریبی ممالک کی ان پالیسیوں کی طرف کروانا چاہتا ہوں جو مستحکم ملکی قیادت سے آویزاں ہیں۔

دبئی کی مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ بنیادی طور پر وہ ایک ملک نہیں بلکہ ایک خوشنما شہر ہے۔ جہاں دنیا کے ہر ملک سے لوگ آ کر سرمایہ کاری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ دبئی کی جوہری ترقی' رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی ترویج سے جڑی ہوئی ہے۔ صحرا کے بیچ' وہاں کے حکمرانوں نے بین الاقوامی سطح پر ہر ایک کو اعتماد دیا۔ کہ آپ دبئی آئیں' عمارتیں بنائیں' شاپنگ مال ترتیب دیں' بلند قامت ہوٹل ایستادہ کریں۔ آپ کے سرمایہ کو بھی تحفظ حاصل ہوگا اور آپ کی بھی ہر طور حفاظت کی جائے گی۔

جب' عملی طور پر دبئی کی حکومت نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو ریاستی چھتر چھاؤں مہیا کر دی تو پوری دنیا کے سرمایہ کاروں نے اس شہر کا رخ کر لیا۔ بیس سے تیس سال میں رئیل اسٹیٹ شعبہ نے اتنی محیر العقول ترقی کی کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہاں کی متحرک اور قابل حکومت نے سمندر کے اندر بھی اس مہارت سے مہنگی ترین کالونیاں بنا ڈالی' جنھیں دیکھ کر انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ وہاں آج بھی لوگ دھڑا دھڑ' گھر' ولا اور فلیٹ خرید رہے ہیں۔ صرف گھروں کے شعبہ کی مارکیٹ کھربوں ڈالر پر محیط ہے۔ اس میں پانچ فیصد سالانہ سے زیادہ شرح نمو ہے۔ دبئی کی جی ڈی پی میں صرف رئیل اسٹیٹ سیکٹر کا حصہ نو فیصد کے برابر ہے۔ پوری دنیا سے سیاح دبئی دیکھنے آتے ہیں۔

ان کے قیام کے لیے Vacation Homes میں محض کرایہ کا منافع دس سے بارہ فیصد کے لگ بھگ ہے۔ پاکستان کے ہر امیر آدمی نے دبئی میں اس شعبہ میں سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ لیکن کیونکہ ہم ''رئیس المنافقین'' طبع کے لوگ ہیں۔ لہٰذا اس خرید و فروخت کو چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ ہم دنیا کے نقشہ پر صرف ''دہشت گردی'' کی قیامت خیز علامت کے علاوہ کچھ بھی نہیں گردانے جاتے۔ ہندوستان کے لوگوں نے دبئی میں سب سے زیادہ رئیل اسٹیٹ خریدی ہوئی ہے۔ دوسرا نمبر چین کا ہے۔ دبئی کے حکمران' انسانی نفسیات کو سمجھتے ہیں۔ انھیں علم ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاری کو کیسے تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ہمارے جیسے ملک جیسا معاملہ نہیں۔ جہاں ایک سابق چیف جسٹس پاکستان کی معدنیات میں بین الاقوامی سطح کی سرمایہ کاری کا گلا گھونٹ ڈالے۔ اور جب وہ کمپنی' انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اپنا مقدمہ لے کر جائے تو وہاں بیٹھے ہوئے غیر متعصب جج صاحبان کو بانگ دہل کہنا پڑے کہ پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کو بین الاقوامی معاہدوں کی بابت کچھ بھی قانونی نالج نہیں۔ بہر حال کس کس قیامت پر نوحہ کیا جائے۔ ہماری حکومتیں نہ صرف کاروبار سے عملی طور پر نفرت کرتی ہیں بلکہ حکومت کی تمام مشینری کی کوشش ہوتی ہے کہ خدا نخواستہ کوئی بھی کاروبار کامیاب نہ ہو جائے۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں موجودہ جمود اس کی عملی نشانی ہے۔

پاکستان کی رئیل اسٹیٹ مارکیٹ کا حجم تمام مشکلات کے باوجود ہر انڈسٹری سے بالاتر ہے۔ اس شعبہ کا حجم 1.8 ٹریلین ڈالر ہے۔ ملک میں کوئی بھی حکومت' لوگوں کو رہنے کے لیے گھر مہیا نہیں کر سکتی۔ کسی بھی حکومت کی استطاعت ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ پچیس کروڑ لوگوں کی اس بنیادی ضرورت کو ٹھوس بنیادوں پر پورا کیا جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ تقریباً دو ٹریلین ڈالر کی اس سونے کی چڑیا سے اتنا بغض اور کینہ والا سلوک کیوں کیا گیا ہے؟ یہ عرض کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ن لیگ جب بھی حکومت میں آتی ہے یا لائی جاتی ہے تو اس کی رئیل اسٹیٹ سیکٹر سے عداوت کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ وہ پورا سیکٹر ان لوگوں کے لیے ''دعائیہ کلمات'' ادا کرتا نظر آتا ہے۔ اس شعبہ سے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگوں کا روزگار منسلک ہے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ گھر بنانے کے شعبہ سے چالیس صنعتیں جڑی ہوئی ہیں۔ مگر طالب علم کے تجزیہ کے مطابق' یہ نمبر پورا سچ نہیں ہے۔ میری دانست میں پچھتر (75) کے قریب ایسے شعبے ہیں جو رئیل اسٹیٹ سے وابستہ ہیں۔ رئیل اسٹیٹ کی حیثیت اس ملک کے لیے ایک گروتھ انجن کی ہے جو ان گنت ریل کے ڈبوں کا بوجھ اپنے پیچھے زبردستی کھینچ رہا ہے۔ تکلیف وہ سچ یہ ہے کہ اس شعبہ کو سرکاری سطح پر کسی طرح کی کوئی سہولت حاصل نہیں ہے۔

ہمارے موجودہ وزیر خزانہ' ہو سکتا ہے کہ اچھے اکانومسٹ ہوں۔ مگر انھیں رئیل اسٹیٹ سیکٹر کے متعلق صرف کتابی معلومات ہیں۔ تو پھر مجھے بتایئے کہ رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی مشکلات کو کون اور کیونکر حل کر پائے گا۔؟ جہاں تک موجودہ وزیراعظم کا تعلق ہے ان کے لیے' اس شعبہ کی بحالی کسی قسم کی کوئی ترجیح نہیں۔ وہ بار بار اعلان تو فرما دیتے ہیں کہ جناب بس ایک کنسٹرکشن پیکیج لایا جا رہا ہے۔

اس کے بعد' وہ مسودہ' کسی مردہ فائل کا حصہ بن کر کسی بابو کی میز پر تدفین کے لیے پڑا رہتا ہے۔ ویسے موجودہ وزیراعظم کو ریاستی اداروں نے بھی کہا ہے کہ آپ اس اہم ترین شعبہ پر توجہ دیں۔ ریلیف پیکیج کا اعلان کریں۔ بنیادی مسودہ بھی بنا کر ان کے حوالے کیا گیا ہے۔ مگر وہ اسے منظور فرماتے ہیں اور نا اسے نامنظور کرتے ہیں۔ کبھی آئی ایم ایف سے منظوری کا بہانہ تراشہ جاتا ہے اور کبھی اسے کسی ایسے مہاشہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے' جو اس شعبہ کی الف بے سے بھی واقف نہیں۔ نتیجہ یہ کہ ملک کا کھربوں روپے کا مسلسل نقصان ہو رہا ہے۔ بنے ہوئے گھر کھڑے ہیں۔ گاہک موجود نہیں۔ رئیل اسٹیٹ انڈسٹری کے معتبر لوگ بھی مایوس ہو کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔

ایک گزارش مزید کرنا چاہتا ہوں۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ' ہر حکومت کی آنکھ کا تارا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ ڈالر کما کر خزانہ بھر دیتے ہیں۔ انھیں ہر حکومت ہر وہ سہولت دیتی ہے جو وہ مونہہ سے نکالتے ہیں۔ مگر تمام تر زور لگانے کے باوجود' ہماری برآمدات' پندرہ بلین ڈالر سے بڑھ نہیں پاتی۔ یعنی ہر جائز اور ناجائز بات منوانے کے باوجود' ٹیکسٹائل کا شعبہ اتنا کمزور ہے کہ وہ محض پندرہ بلین ڈالر کما سکتا ہے۔ ذرا دوسرے ملکوں سے موازنہ تو فرمایئے۔ بنگلہ دیش کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی ایکسپورٹ 57 بلین ڈالر ہے۔ ویت نام میں اس شعبہ کی برآمدات چالیس بلین ڈالر سے اوپر ہیں۔

ہمارا ٹیکسٹائل کا شعبہ بہت پیچھے ہے۔ مگر حکومتی عنایات ہیں کہ ان پر برس رہی ہیں۔ یہی معاملہ چینی اور سیمنٹ بنانے والے کارخانوں کا ہے۔ کیونکہ اس شعبہ میں حکومتی اکابرین خود شامل ہیں۔ لہٰذا یہاں ہر طریقہ کا منافع بخش کھیل' بڑی ''معصومیت'' سے کھیلا جاتا ہے اور آج بھی کھیلا جا رہا ہے۔ سرکار کے لوگ اکثر دعویٰ فرماتے ہیں کہ کالا دھن' رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں چھپایا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جزوی طور پر یہ بات درست ہو۔ مگر جناب ذرا دوسرے شعبوں کو بھی اسی نظر سے پرکھنے کی کوشش کریں۔ کالا دھن تو اس ملک کے ہر شعبہ میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔ کیا ابھی تمام اخبارات میں یہ خبر نہیں آئی کہ ٹیکسٹائل کمپنیاں' آئی ٹی کی جھوٹی برآمدات ظاہر کر کے' اس کی آڑ میں کوئی اور دھندا کر رہی ہیں۔ وزیراعظم بھی خاموش اور وزیر خزانہ نے بھی چپ رہنے میں عافیت سمجھی۔

ذرا سابقہ حکومت کے تین سال کے دورانیہ کو پرکھیے۔ پراپرٹی دن دگنی' رات چوگنی ترقی کر رہی تھی۔ روزگار زوروں پر تھا۔ مگر جب سے رجیم چینج ہوئی ہے اس شعبہ کو منفی بنا کر برباد کر دیا گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ موجودہ حکومت سمجھ داری سے کام لے۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی بحالی کے لیے ہر طرح کا ریلیف پیکیج بنائے اور مثبت فیصلہ سازی کرے۔ آخر رئیل اسٹیٹ سیکٹر سے اتنی دشمنی کیوں؟

کنزیومر واچ ڈیسک

پاکستان اور آئی ایم ایف جائزہ مشن کے درمیان مذاکرات کامیابی سے مکمل ہوگئے، آئی ایم ایف وفد نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرادی۔ کلائمیٹ فنانسنگ کیلئے 1 ارب ڈالر اور قرض کی شکل میں ایک ارب ڈالر دیے جائیں گے، قرض پاکستان کو اقساط میں ملے گا، پاکستان نے درخواست کردی جس پر وفد نے درخواست منظوری کیلئے گرین سگنل دے دیا ذرائع کے مطابق کلائمیٹ فنانسنگ کیلئے آئی ایم ایف گراونڈ ورکنگ کو مانیٹر کرے گا، اقتصادی جائزہ مذاکرات کے بعد ایگزیکٹو بورڈ سے قرض منظوری اپریل، مئی میں متوقع ہے۔ وزارت خزانہ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے درمیان مذاکرات مکمل اور تمام امور طے کرلیے گئے ہیں معاشی اور اقتصادی بحالی پر آئی ایم ایف مطمئن ہوگیا ہے اب پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان اسٹاف سطح کے معاہدے پر دستخط ہوں گے، ایگزیکٹیو بورڈ کی منظوری کے بعد ایک ارب ڈالر سے زائد قسط جاری ہوگی۔ وزارت خزانہ ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف کے

بڑے جاگیر داروں سے زرعی انکم ٹیکس وصولی کا مطالبہ کیا ہے۔ وزارت خزانہ حکام کا

تبدیلیوں کے اثرات کم کرنے پر تبادلہ خیال ہوا،

آئی ایم ایف پاکستان کی کارکردگی سے خوش

قرض کی منظوری کے لئے گرین سگنل دیدیا گیا، کلائمیٹ فنانسنگ کیلئے آئی ایم ایف گراؤنڈ ورکنگ کو مانیٹر کرے گا، ذرائع وزارت خزانہ

حکومت نے بجلی کی قیمت میں 8 سے 10 روپے فی یونٹ کمی کرنے کی تجویز پیش کی، آئی ایم ایف وفد نے حکومتی تجویز کو یکسر مسترد کردیا

آئی ایم ایف ہر شرط پر کیپٹو پاور پلانٹ کی گیس کی قیمت میں 23 فیصد اضافے کا خواہاں، کیپٹو پاور پلانٹ کے لیے گیس پر لیوی بھی عائد

رئیل اور رئیل اسٹیٹ سمیت کئی شعبوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے پر زور، رواں مالی سال معاشی حکمت عملی میں ضروری ترامیم پر بھی اتفاق ہوگیا

ساتھ تمام امور طے کر لیے گئے، آئی ایم ایف جائزہ رپورٹ ایگزیکٹو بورڈ میں پیش ہوگی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف نے بجلی کی قیمتوں میں بڑی کمی کا پلان مسترد کردیا تھا۔ ذرائع نے بتایا تھا کہ حکومت نے بجلی کی قیمت میں 8 سے 10 روپے فی یونٹ کمی کرنے کی تجویز پیش کی، آئی ایم ایف نے حکومتی تجویز کو مسترد کردیا ہے۔ ذرائع کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف ہر شرط پر کیپٹو پاور پلانٹ کی گیس کی قیمت میں 23 فیصد اضافے کی خواہاں ہے، کیپٹو پاور پلانٹ کے لیے گیس پر لیوی بھی عائد کردی گئی ہے اس کے علاوہ آئی ایم ایف کی شرط پر ایف بی آر نے صنعتی شعبے کی ویڈیو مانیٹرنگ کا آئی ایم ایف کا مطالبہ پورا کردیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف نے ریٹیل اور رئیل اسٹیٹ سمیت کئی شعبوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے پر زور دیا ہے جبکہ رواں مالی سال معاشی حکمت عملی میں ضروری ترامیم پر بھی اتفاق ہوگیا ہے، آئی ایم ایف کا امیر طبقات پر ٹیکس چھوٹ ختم کرنے اور

دعویٰ ہے کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی ٹیم پہلی ششماہی کی معاشی کارکردگی پر مطمئن ہے۔ ذرائع کے مطابق نیتھن پورٹر کی قیادت میں آئی ایم ایف وفد وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب سے ملاقات کی جس میں رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کی معاشی کارکردگی اور آئندہ کے اہداف پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے وفد نے معیشت کی بہتری کیلئے حکومتی کوششیں اطمینان بخش قرار دے دیں اور ساتھ ہی ریٹیل، ہول سیل، ڈیلرز اور رئیل اسٹیٹ سمیت کئی شعبوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے پر بھی زور دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ایف بی آر نے ٹیکس ٹو جی ڈی پی کی شرح بہتر بنا کر آئی ایم ایف کو مطمئن کیا ہے آئی ایم ایف 12 ہزار 970 ارب روپے کا سالانہ ٹیکس ہدف 600 ارب کم کرنے پر راضی ہوگیا ہے اور ٹیکس ہدف میں کمی سے منی بجٹ کے خدشات ختم ہوگئے ہیں۔ رواں مالی سال معاشی حکمت عملی میں ضروری ترامیم پر بھی اتفاق کرلیا گیا ہے آئی ایم ایف کا امیر طبقات

پر ٹیکس چھوٹ ختم کرنے اور بڑے جاگیرداروں سے زرعی انکم ٹیکس وصولی کا مطالبہ کیا ہے۔

جائزہ مشن نے زرعی آمدن پر ٹیکس وصولی کیلئے

قانون سازی کو سراہتے ہوئے اس مد میں اہداف تیزی سے حاصل کرنے کا مطالبہ دہراتے ہوئے کہا ہے کہ بڑے صنعت کاروں کو بھی سپر ٹیکس دینا ہوگا۔ حکومتی ٹیم نے رئیل اسٹیٹ اور پراپرٹی سیکٹر کیلئے ٹیکس ریٹ میں کمی کی تجویز دیتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد سرمائے کی بیرون ملک منتقلی روکنا ہے۔ پاکستان کی طرف سے آئی ایم ایف جائزہ مشن کو تاجروں کی رجسٹریشن کیلئے مہم جاری رکھنے اور پروفیشنلز سمیت سروسز سیکٹر میں ٹیکس نیٹ میں اضافے کی یقین دہانی کروائی گئی ہے اور وفد کو بتایا کہ انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرانے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے پی آئی اے اور بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری کا عمل تیز کیا جائے گا۔

آئی ایم ایف وفد نے پوائنٹ آف سیل اور ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم کو زیادہ موثر بنانے پر زور دیا

ہے جائزہ وفد

مذاکرات کے بعد واپسی پر باضابطہ بیان جاری کرے گا۔ ڈان نیوز کے مطابق آئی ایم ایف نے پاکستان سے متعلق اعلامیہ بھی جاری کردیا، آئی ایم ایف کی جانب سے جاری اعلامیے میں بتایا گیا کہ پاکستان کے ساتھ 7 ارب ڈالر قرض پروگرام پر جائزے کے لیے مذاکرات میں کلائمیٹ فنانسنگ کے لیے بھی بات چیت ہوئی۔ پاکستان کے ساتھ قرضوں کی ادائیگی کی مینجمنٹ، توانائی کے شعبے میں

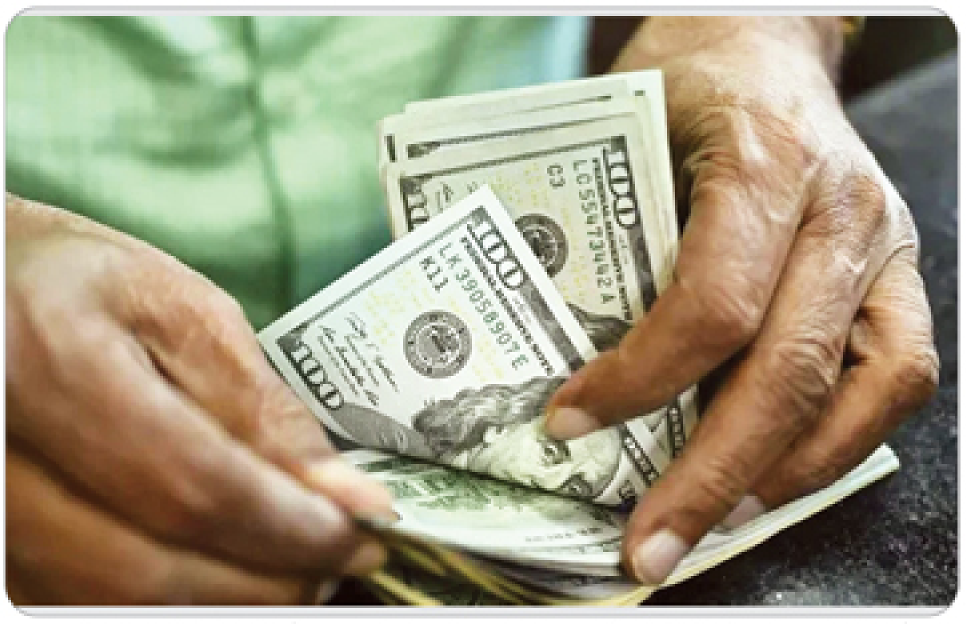

لاگت کم کرنے اور توانائی شعبے کی بہتری، معاشی ترقی کی شرح بڑھانے اور صحت عامہ کی بہتری کے لیے بھی بات چیت ہوئی۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ تعلیم کے فروغ، سماجی تحفظ اور موسمیاتی

پاکستان نے موجودہ قرض پروگرام پر سختی سے عمل درآمد کیا اور بات چیت مثبت رہی، مزید بات چیت آن لائن جاری رہے گی۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف نے اپنے پروگرام پر عمل درآمد بہتر طور پر ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے بتایا کہ آئی ایم ایف پروگرام پر عمل درآمد بہت بہتر رہا، اور آئی ایم ایف نے اپنے بیان میں اسے تسلیم کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف سے مذاکرات میں کافی پیشرفت ہوئی ہے، نتیجہ خیز نتائج کے لیے آئی ایم ایف سے مشاورت جاری رہے گی۔ ذرائع نے بتایا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ تمام امور طے کرلیے گئے، آئی ایم ایف جائزہ رپورٹ ایگزیکٹو بورڈ میں پیش کرے گا۔ ذرائع کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف نے پاکستان کی معیشت کا سالانہ جائزہ مکمل کیا، آئی ایم ایف جائزہ کی رپورٹ ایگزیکٹو بورڈ میں پیش کرے گا۔ واضح رہے کہ 12 مارچ کو آئی ایم ایف نے بجلی کی قیمتوں میں بڑی کمی کا پلان مسترد کردیا تھا۔ ذرائع نے بتایا تھا کہ حکومت نے بجلی کی قیمت میں 8 سے 10 روپے فی یونٹ کمی کرنے کی تجویز پیش کی، آئی ایم ایف نے حکومتی تجویز کو مسترد کردیا۔ ذرائع کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف ہر شرط پر کیپٹو پاور پلانٹ کی گیس کی قیمت میں 23 فیصد اضافے کی خواہاں ہے، کیپٹو پاور پلانٹ کے لیے گیس پر لیوی بھی عائد کردی گئی ہے۔

تھر کے کوئلے سے تیار بجلی سب سے سستی

منصوبے میں 660 میگاواٹ کے 2 ہائی پیرامیٹر سپر کریٹیکل کوئلے سے چلنے والے پاور جنریشن یونٹس شامل ہیں، لی جیکن کی بریفنگ

لگنائٹ اوپن پٹ کان سے سالانہ 78 لاکھ ٹن کوئلہ ملتا ہے، تھر کول فیلڈ بلاک 1 اوپن پٹ کوئلہ کان کا منصوبہ 150 کلومیٹر رقبے پر محیط ہے

5.52 روپے یا 0.02 سینٹ فی کلوواٹ فی گھنٹہ بجلی یونٹ بنا کر توانائی کے دیگر ذرائع کے مقابلے میں اس کی مسابقتی قیمت کو ظاہر کرتا ہے

کنزیومر واچ نیوز

سینو سندھ ریسورسز پرائیویٹ لمیٹڈ (ایس ایس آر ایل) کے چیف ایگزیکٹو افسر لی جیکن نے کہا ہے کہ تھر کے علاقے کے بلاک-1 سے بجلی کی پیداواری لاگت 5.52 روپے فی یونٹ ہے، جو کہ ہائیڈرو ذرائع سے پیدا ہونے والی توانائی سے نمایاں طور پر سستی ہے۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ بات انہوں نے تھر کول اینڈ انرجی بورڈ (ٹی سی ای بی) کی جانب سے تھر کول فیلڈ کے بلاک-1 میں واقع اپنی 78 لاکھ ٹن سالانہ لگنائٹ کان کے لیے کمرشل آپریشنز کی تاریخ (سی او ڈی) اسٹیج ٹیرف کے تعین کے لیے 'ایس ایس آر ایل' کی درخواست کے حوالے سے بلائی گئی عوامی سماعت سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔سماعت میں مختلف اسٹیک ہولڈرز، ماہرین اور عوام کے ارکان نے شرکت کی۔ٹی سی ای بی کے مینیجنگ ڈائریکٹر طارق علی شاہ اور پریذائیڈنگ افسر و ممبر فنانس/ پاور عمار حبیب خان، اور رکن مائننگ تھر کول ٹیرف ڈیٹرمینیشن کمیٹی ڈاکٹر فہد عرفان صدیقی نے سماعت کی۔پریزنٹیشن کے دوران لی جیکن نے بریف کیا کہ یہ منصوبہ سندھ کے جنوب مشرقی حصے کے تھر کے علاقے میں واقع ہے، اور اس منصوبے میں 660 میگاواٹ کے 2 ہائی پیرامیٹر سپر کریٹیکل کوئلے سے چلنے والے پاور جنریشن یونٹس شامل ہیں، جنہیں لگنائٹ اوپن پٹ کوئلے کی کان سے سالانہ 78 لاکھ ٹن پیداوار سے سپورٹ ملتی ہے۔لی جیکن نے کہا کہ تھر کول فیلڈ بلاک 1 اوپن پٹ کوئلہ کان کا منصوبہ 150 کلومیٹر رقبے پر محیط ہے جس میں بلاک کے اندر تقریباً 2.6 ارب ٹن کوئلے کے ذخائر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروجیکٹ کو نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسپیچ کمپنی (این ٹی ڈی سی) کی میرٹ آرڈر لسٹ میں ایک سازگار پوزیشن پر رکھا گیا ہے، جو کہ 5.52 روپے یا 0.02 سینٹ فی کلوواٹ فی گھنٹہ میں بجلی کا یونٹ بنا کر توانائی کے دیگر ذرائع کے مقابلے میں اس کی مسابقتی قیمت اور لاگت کی تاثیر کو ظاہر کرتا ہے۔تھر بلاک-1 انٹیگریٹڈ انرجی پروجیکٹ، بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (بی آر آئی) کے توانائی کے شعبے میں ایک اہم اقدام ہے، اور یہ چین-پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) فریم ورک کے تحت توانائی کے بنیادی تعاون کے منصوبے کے طور پر کام کرتا ہے۔یہ منصوبہ شنگھائی، چین میں واقع سرکاری اور عوامی طور پر درج کمپنی شنگھائی الیکٹرک کی طرف سے تیار کیا گیا ہے اور اس کی مالی اعانت بھی یہی کرتی ہے۔

کرپٹو کرنسی میں 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری

سرمایہ کاری سے دنیا کے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے، کمپنیوں کا اعلامیہ

یہ معاہدہ، جسے بائنانس نے اپنی پہلی ادارہ جاتی سرمایہ کاری کا نام دیا، کرپٹو صنعت میں اب تک کی بڑی سرمایہ کاری میں سے ایک ہے

ایم جی ایکس اسٹیبل کوائن میں سرمایہ کاری کے بعد اقلیتی شیئر ہولڈر بن جائیگا، یہ ایک قسم کی کرپٹو کرنسی ہے، جو ڈالر جیسی کاغذی کرنسی سے منسلک ہے

کنزیومر واچ نیوز

ابوظبی کے حمایت یافتہ سرمایہ کاری گروپ 'ایم جی ایکس' نے بائنانس میں 2 ارب ڈالر کی کرپٹو کرنسی کی سرمایہ کاری کی ہے، کمپنیوں نے کہا کہ جس سے دنیا کے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے ہیں۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق یہ معاہدہ، جسے بائنانس نے اپنی پہلی ادارہ جاتی سرمایہ کاری کا نام دیا ہے، کرپٹو صنعت میں اب تک کی سب سے بڑی سرمایہ کاری میں سے ایک ہے۔اس میں ایم جی ایکس کو اسٹیبل کوائن میں سرمایہ کاری کرنے کے بعد اقلیتی شیئر ہولڈر بنتے ہوئے دیکھا جائے گا، یہ ایک قسم کی کرپٹو کرنسی ہے، جو ڈالر جیسی کاغذی کرنسی سے منسلک ہے۔بائنانس کے ترجمان نے 'متفقہ گورننس رائٹس' یا ایم جی ایکس کے حصص کے حجم یا سرمایہ کاری کے لیے اسٹیبل کوائن کے استعمال کے بارے میں تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ایم جی ایکس نے بھی تبصرہ کرنے سے انکار کیا ہے۔چین میں ارب پتی چانگ پینگ ژاؤ کی جانب سے 2017 میں قائم کیا گیا بائنانس بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیوں کی تجارت کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے بعد دنیا کا سب سے بڑا کرپٹو ایکسچینج بن گیا ہے۔'سی زیڈ' کے نام سے مشہور ژاؤ نے بائنانس میں منی لانڈرنگ کے خلاف امریکی قوانین کی خلاف ورزی کا اعتراف کیا اور گزشتہ سال کئی ماہ جیل میں گزارے تھے۔کرپٹو ایکسچینج سی زیڈ کے جانشین رچرڈ ٹینگ کے تحت متحدہ عرب امارات کے ساتھ اپنے روابط میں اضافہ کر رہا ہے، جو پہلے ابوظبی کی فنانشل سروسز اتھارٹی کے سربراہ تھے۔بائنانس نے اپنے اعلان میں کہا تھا کہ متحدہ عرب امارات میں اس کے 'نمایاں قدم' ہیں، جہاں اس کے کل 5 ہزار کے عملے میں سے تقریباً ایک ہزار ملازمین کام کر رہے ہیں۔ بائنانس میں سرمایہ کاری 'ایم جی ایکس' کی طرف سے کرپٹو میں پہلا عوامی قدم ہے، جو تقریباً ایک سال قبل شراکت داری کے ذریعے مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجیوں کی ترقی اور اپنانے میں تیزی لانے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

موٹر وے پر سوزوکی آلٹو چلانے پر پابندی

نیشنل ہائی ویز اینڈ موٹر وے پولیس نے ان افواہوں کی تردید کر دی، ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا، ترجمان این ایچ ایم پی کی گفتگو

یہ افواہ ایک المناک حادثے کے بعد زور پکڑ گئی جس میں ایک آلٹو کو 12 پہیوں والے ٹرک نے کچل دیا، جس سے گاڑی کو شدید نقصان پہنچا

سوشل میڈیا پر کچھ لوگوں نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ حکام نے سوزوکی آلٹو کو موٹر ویز پر سفر سے روک دیا ہے، یہ افواہ تیزی سے گردش کرتی رہی

کنزیومر واچ نیوز

نیشنل ہائی ویز اینڈ موٹر وے پولیس (این ایچ ایم پی) نے ان افواہوں کی تردید کی ہے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سوزوکی آلٹو پر موٹر ویز پر سفر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔نیشنل ہائی وے اینڈ موٹر ویز پولیس کے ترجمان نے نجی ویب سائٹ سے گفتگو میں صورتحال کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔یہ وضاحت سوشل میڈیا پر ان قیاس آرائیوں کے بعد کی گئی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) نے آلٹو گاڑی کے موٹر ویز پر داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے۔یہ افواہ ایک حالیہ المناک حادثے کے بعد زور پکڑ گئی جس میں ایک آلٹو کو ایک 12 پہیوں والے ٹرک نے کچل دیا تھا، جس سے گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔اس واقعے نے سوشل میڈیا پر تیز رفتار ہائی ویز پر چھوٹی کاروں کی حفاظت کے بارے میں بحث چھیڑ دی۔ کچھ صارفین نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ حکام نے حفاظتی خدشات کی وجہ سے آلٹو کو موٹر ویز پر سفر سے روک دیا تھا۔یہ افواہ بھی تیزی سے گردش کر رہی تھی کہ پاک سوزوکی موٹر کمپنی نے اپنی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی سوزوکی آلٹو کو بند کر دیا ہے۔پاک ڈیلرز حکام کے مطابق پاک سوزوکی موٹر کمپنی حکام نے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ جبکہ خود آلٹو کو بند نہیں کیا جا رہا ہے، کمپنی ممکنہ طور پر آلٹو وی ایکس آر ویریئنٹ کو مرحلہ وار ختم کر دے گی، جس میں اہم حفاظتی خصوصیات جیسے کہ ایئر بیگز اور اے بی ایس کا فقدان ہے۔صارفین اب بھی آلٹو کے اپ گریڈ شدہ ورژن خرید سکیں گے، جو ڈوئل ایئر بیگز، اے بی ایس اور آئی ایس او فکس چائلڈ سیٹ اینکرز سے لیس ہیں۔اس سے قبل پاک سوزوکی موٹر کمپنی نے 11 مارچ کو اپنی ویگن آر ہیچ بیک کے تمام ویریئنٹس کی بکنگ کو مستقل طور پر معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ڈیلرز کو ایک باضابطہ مواصلت میں، کمپنی نے کہا کہ فیصلہ تمام قسموں پر لاگو ہوتا ہے۔اس نے سیلز ٹیموں کو مشورہ دیا کہ وہ اس کے مطابق ممکنہ گاہکوں کو مطلع کریں۔

چین میں رمضان خاموش، پاکستان کی رونقیں یاد آتی ہیں

中国斋月寂,巴基斯坦煌煌铭

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

رمضان کا آخری عشرہ چل رہا ہے۔ وہ عشرہ جب وقت کی رفتار جیسے تھم سی جاتی ہے، دن کی تپتی ہوئی ساعتیں دھیرے دھیرے گھلتی ہیں، اور دل میں ایک عجیب سی اداسی اترتی ہے۔ کراچی، لاہور یا کسی بھی مسلم شہر میں ہوتی تو شاید یہ اداسی کم ہوتی۔ وہاں ہر طرف رمضان کی رونقیں ہوتیں — سحری کی آوازیں، افطاری کی چہل پہل، مسجدوں میں تراویح کے لیے اُمڈتی ہوئی بھیڑ، اور وہ سڑکیں جو رات دیر تک عبادت گزاروں، دعا مانگنے والوں اور چائے کے کپ تھامے لوگوں سے آباد رہتی ہیں۔ مگر یہاں چین میں، رمضان کسی پرانی کتاب کے بوسیدہ صفحے کی طرح خاموش ہے۔ نہ کوئی خاص تبدیلی، نہ بازاروں میں کوئی ہلچل، نہ افطار کی رونقیں۔ زندگی کی رفتار وہی ہے جو ہر روز ہوتی ہے — دفاتر وقت پر کھلتے ہیں، ٹریفک اپنی دھن میں بہتا ہے، لوگ صبح سے شام تک اسی معمول میں جیتے ہیں جیسے کسی کو احساس ہی نہ ہو کہ ایک مقدس مہینہ اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ گزر رہا ہے۔ اور شاید یہی خاموشی مجھے اپنے اندر جھانکنے پر مجبور کر رہی ہے۔

اور آج، اسی خاموشی میں، میرے ذہن کے دریچے میں ایک یاد شدت سے ابھری، دیوار چین کا وہ دن، جب میں نے تاریخ کے اس عظیم شاہکار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ میرے ساتھ کے لوگ، جو اس گروپ کا حصہ تھے، اسے سکون کی تلاش کا سفر کہہ رہے تھے۔ ان کے لیے یہ ایک روحانی تجربہ تھا، ایک ایسا لمحہ جہاں وہ تاریخ، فطرت اور خاموشی میں اپنے اندر کا سکون ڈھونڈ رہے تھے۔

لیکن میرے لیے سکون کی تلاش کسی طویل مسافت، کسی قدیم دیوار، یا کسی روحانی مقام کی محتاج نہیں تھی۔ میرے لیے تو سکون وہ تھا جو اللہ نے مجھے عطا کیا — عبادت میں، رمضان کی برکتوں میں، سجدوں کی گہرائی میں۔ جو راحت یہ لوگ پہاڑوں اور پرانی اینٹوں میں ڈھونڈ رہے تھے، وہ میرے دل کو مسجد کی خاموشی میں ملتی ہے، سحری کی پہلی روشنی میں، افطار کی پہلی دعا میں۔

تو آیئے، آپ کو لے چلتی ہوں چینیوں کے سکون کی اُس وادی میں، جہاں ہر راہ مسافر کے دل کے مطابق اپنا مفہوم بدل لیتی ہے۔

چین ایک ایسی سرزمین جہاں وقت کی گردش نے ایک عظیم تہذیب کو جنم دیا تھا، جہاں دیوار چین کے پتھروں میں تاریخ دفن تھی، جہاں بیجنگ کے شاہی محل کی سرخ دیواروں پر گزرے وقت کی بازگشت سنائی دیتی تھی، جہاں شاؤلن مندر میں مارشل آرٹس کے رموز سیکھے جاتے تھے، اور جہاں تبت کے مندر سکون کی گواہی دیتے تھے۔

میں نے ہمیشہ کتابوں میں پڑھا تھا کہ یہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے، لیکن جب میں خود وہاں کھڑی ہوئی، تو یہ کسی خواب سے کم نہ تھا۔ پہاڑوں پر بل کھاتی، صدیوں پرانی اینٹوں سے بنی یہ دیوار، وقت کے تھپیڑے سہتے سہتے اب بھی اپنی عظمت کا اعلان کر رہی تھی۔

ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، جیسے تاریخ کی سرگوشیاں میرے کانوں میں رس گھول رہی ہوں۔ کہ "یہ دیوار چین نہیں، یہ دیوار حقیقت ہے، جہاں تک پہنچنا تو دور کی بات، سمجھنا بھی بہت مشکل ہے!

دیوار چین، جو اتنی مشہور ہے کہ اگر آپ چین میں ہوتے ہوئے اس کو نہ دیکھیں، تو گویا آپ چین گئے ہی نہیں۔ لیکن اس دیوار کا تاریخ سے رشتہ بھی کچھ ایسا ہی ہے جیسے کسی محلے میں کھڑی ہوئی ایک پرانی عمارت جس کی کوئی نہ کوئی کہانی ضرور چھپی ہوتی ہے۔

دیوار چین کوئی معمولی دیوار نہیں ہے۔ اس کی تاریخ کا آغاز تقریباً 221 قبل مسیح میں ہوا، جب چین کے پہلے شہنشاہ شیہوانگ دی نے سوچا کیوں نہ کچھ ایسا کیا جائے کہ چین کے شمالی خانہ بدوشوں کو سلیمانی ٹوپی والے چینیوں کی چھاؤں میں آنا محال ہو جائے؟ اور اس نے شروع کر دی ایک دیوار کی تعمیر۔ اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے اور سر پر ان گنت مزدوروں کی تکلیفیں، کیونکہ یہ دیوار نہ صرف چین کی حفاظت کے لیے تھی بلکہ اس میں اتنی محنت بھی تھی کہ اگر آج کے دور میں یہ بن رہی ہوتی تو شاید اس کے گرد و نواح میں ایک "دیوار چین" نامی فائیو اسٹار ہوٹل بھی ہوتا۔

پھر آتا ہے ہان سلطنت کا دور۔ وہ دیوار کو مزید بڑھاوا دیتے ہیں، لیکن کچھ اس انداز میں کہ زیادہ کچھ نہیں بدلتا، بس تھوڑا سا "اسٹائل" بدل جاتا ہے۔ ہاں اور پھر مینگ سلطنت کے دور میں دیوار چین کا نقشہ ہی بدل گیا، جیسے آج کے فیشن کی دنیا میں محنت اور لگن کی جگہ صرف ظاہری چمک دمک نے لے لی ہو۔ دیوار میں پتھر اور اینٹیں لگا دی جاتی ہیں، قلعے بنائے جاتے ہیں، اب یہ دیوار صرف چین کی سرحد نہیں، بلکہ ایک "ٹورسٹ اٹریکشن" بن چکی ہے۔

آخر کار، چنگ سلطنت آتی ہے، اور وہ دیوار چین کی تو زیادہ فکر نہیں کرتے، کیونکہ ان کے خیال میں "اب یہ دیوار بس ایک خوبصورت یادگار بن گئی ہے، کسی اور کے لیے تو شاید خطرے کی علامت ہو، لیکن ہم تو اس سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔"

تو یوں، دیوار چین ایک نہ ختم ہونے والی کہانی بن گئی، جہاں ہر دور نے اسے مختلف انداز میں اپنایا، کبھی اسے حفاظت کا نشان بنایا، کبھی اس کے گرد سیاحوں کا ہجوم لگایا، اور کبھی صرف ایک گہرا تاثر چھوڑا۔

آج، دیوار چین صرف پتھروں کا ایک ڈھیر نہیں، بلکہ ایک ایسی ثقافت کی علامت بن چکی ہے، جو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ دفاع کے لیے صرف دیواریں نہیں، بلکہ عزم، محنت اور ترقی بھی ضروری ہیں۔

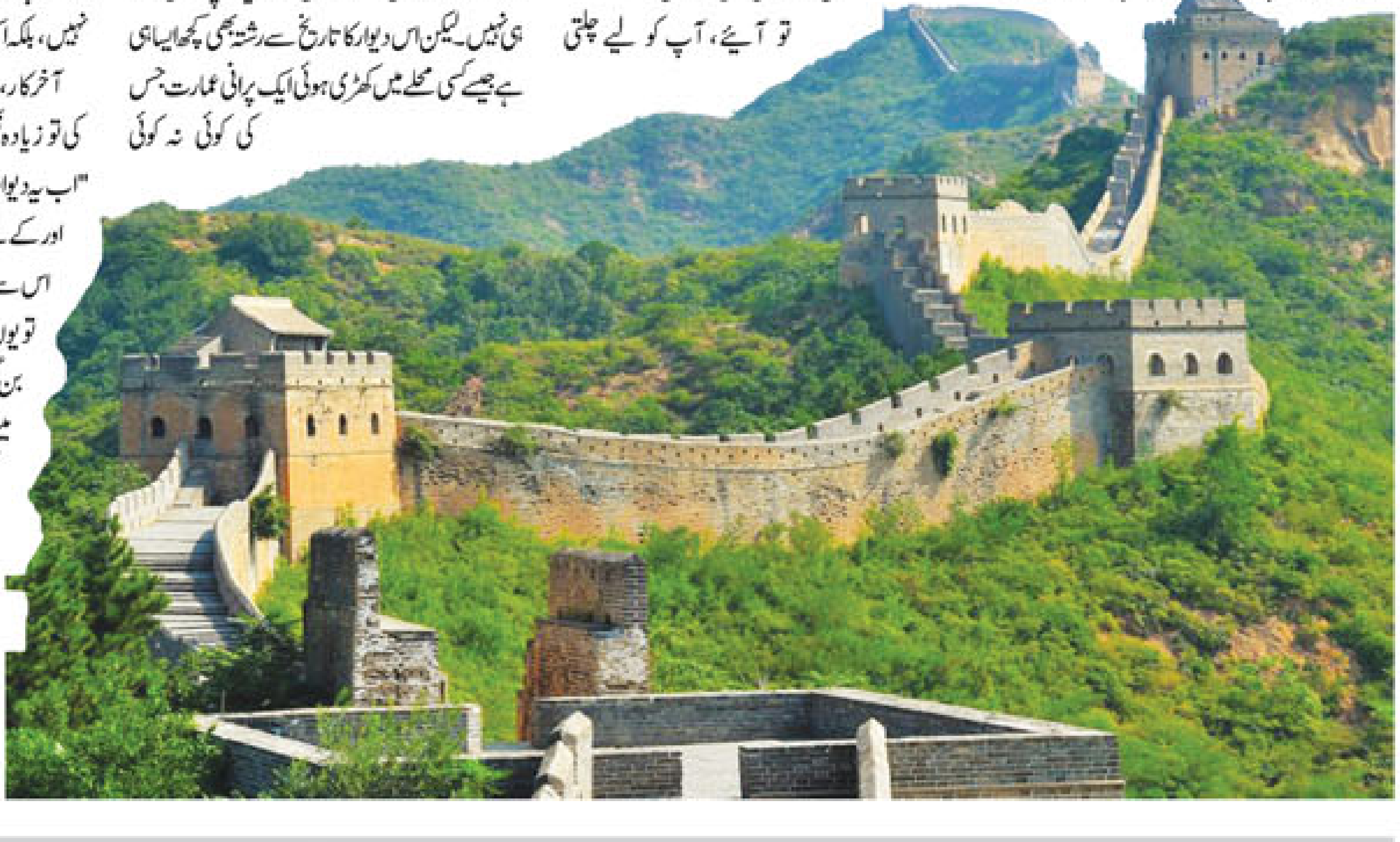

دیوار چین سے اترنے کے بعد میرا اگلا پڑاؤ *بیجنگ کا شاہی محل* تھا۔ وسیع و عریض دروازے، سنہری چھتیں، اور وہ راہداری جس میں بادشاہوں کے قدموں کی چاپ کبھی گونجا کرتی تھی۔ میں ان کمروں میں گھومتی رہی جہاں کبھی شہنشاہ فیصلے سنایا کرتے تھے۔ مجھے لگا جیسے یہ دیواریں اب بھی ان کے راز چھپائے بیٹھی ہیں۔

بیجنگ کا شاہی محل، جسے ممنوعہ شہر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، چین کی تاریخ کا ایک ایسا جوہر ہے جس کی چمک ہر زاویے سے نظر آتی ہے۔ جیسے ہی میں نے اس عظیم وشان دروازے کی طرف قدم بڑھایا، مجھے محسوس ہوا کہ میں نہ صرف ایک عمارت کے اندر داخل ہو رہی ہوں، بلکہ ایک ایسی دنیا میں قدم رکھ رہی ہوں جہاں تاریخ کی ہر گلی، ہر کمرہ، ہر دروازہ اپنی کہانی سناتا ہے۔

محل کا دورہ کرتے ہوئے، میں نے سب سے پہلے ان سنہری چھتوں کو دیکھا، جو اتنی چمکدار تھیں کہ مجھے لگا شاید یہ کسی شہنشاہ کا غرور ہے، جو اپنی زندگی میں اتنا چمکدار تھا کہ آج بھی ان کی چھتیں اُسے فالو کر رہی ہیں۔ اور پھر وہ سرخ دروازے، جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ جیسے دروازے بھی آپ کو اپنے اندر کھینچنے کے لیے کہتے ہوں، "آ جاو، اندر آ جاو! دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا راز تمہارے سامنے ہے!"۔ لیکن جب میں اندر گئی تو وہ حقیقت سامنے آئی جو شاہی محل کی دیواروں نے چھپائی ہوئی تھی۔ محل میں موجود ہر کمرہ اتنا بڑا تھا کہ آپ اس میں گم ہو جائیں اور پچھلے کمرے میں جانے کی کوشش کرتے ہوئے نئے کمرے میں آ جائیں۔ میں سوچنے لگی، "یہ محل نہیں، یہ تو ایک ایسا چیلنج ہے جس کا مقصد ہی انسان کو یہ سکھانا ہے کہ آپ کے قدم کہاں جا رہے ہیں؟"

ممنوعہ شہر کی تعمیر کا آغاز 1406 میں ہوا تھا۔ یہاں ایک شہنشاہ نے اپنی سلطنت کا مرکز بنایا تھا، جہاں صرف شہنشاہ، اس کے خاندان اور درباریوں کو قدم رکھنے کی اجازت تھی۔ اس شہر کی ایک عجیب خصوصیت یہ ہے کہ یہ محض ایک شاہی محل نہیں بلکہ ایک ریاست کی علامت بن چکا تھا، جہاں ہر کمرہ، ہر دروازہ ایک مخصوص مفہوم رکھتا تھا۔ جب میں محل کے اندر گھوم رہی تھی، تو ہر قدم پر مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان چمکدار دروازوں، سنہری چھتوں اور شاندار راہداریوں میں جیسے ایک پوری سلطنت کی داستان چھپی ہوئی ہو۔

جب میں شاہی محل کے دروازے سے گزر رہی تھی، تو میرے ذہن میں یہ سوال اٹھا، "یہ محل آخر اتنا عظیم کیوں تھا؟" کیا یہ محل صرف ایک جاہ وجلال کی

علامت تھا؟ یا پھر یہ ہمیں اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اقتدار کبھی بھی مستقل نہیں ہوتا؟ جب میں نے اس محل کی عمارتوں کو غور سے دیکھا، تو میں نے محسوس کیا کہ ان میں سے ہر ایک دروازہ، ہر ایک کمرہ، اور ہر ایک ستون اس بات کا غماز تھا کہ انسان چاہے جتنا بھی عظیم ہو جائے، اسے کبھی نہ کبھی تاریخ کے صفحات میں ہی گم ہو جانا ہوتا ہے۔

یہ محل، جو ایک وقت میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مرکز تھا، آج ویران پڑا ہے۔ اس کے اندر چھپے ہوئے تمام راز، وہ فیصلے جو اس کے کمروں میں کیے گئے، وہ ملاقاتیں جو ان دروازوں میں ہوئیں، آج سب کچھ ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ مگر جب میں ان راہداریوں میں چلتی ہوں، تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ ابھی تک وہ گمشدہ آوازیں ان کی دیواروں میں گونج رہی ہیں، جیسے ان کی طاقت اور شان و شوکت ابھی تک ان دروازوں کے پیچھے چھپے ہوں۔

بیجنگ سے نکل کر میں *شاولن مندر* پہنچی، جو مارشل آرٹس کا مرکز تھا۔ وہاں ننھے راہب اپنے اساتذہ سے قدیم فن سیکھ رہے تھے۔ ہر حرکت میں مہارت، ہر وار میں توازن۔ میں نے ایک بزرگ استاد سے پوچھا، "یہ سب سیکھنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟"

وہ مسکرا کر بولے، "اصل طاقت وہ ہوتی ہے جو صبر سے حاصل ہو۔"

شاولن مندر، چین کا وہ مقام جہاں طاقت اور صبر کا ایک نہ ختم ہونے والا رقص جاری ہے۔ جب میں نے وہاں قدم رکھا، تو ایسا لگا جیسے میں کسی اور دنیا میں آ گئی ہوں۔ یہاں کے درخت، پتھر، اور وہ پرانی دیواریں، سب کچھ کسی راز کی طرح مجھے اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔ ایک ایسی دنیا، جہاں دکھاوا نہیں تھا، جہاں ہر چیز اپنی اصل حقیقت میں تھی۔

پہلے تو میں نے سوچا کہ یہاں آ کر شاید مجھے مارشل آرٹس کے کچھ کرتب دیکھنے کو ملیں گے۔

لیکن جب میں نے ان شیر دل جنگجوؤں کو دیکھا، جو دن رات سخت تربیت میں مصروف تھے، تو مجھے احساس ہوا کہ یہ لوگ صرف طاقت کے نشان نہیں، بلکہ ان کی اصل طاقت ان کے صبر میں چھپی تھی۔ جو لوگ یہاں آ کر دن رات اپنے جسم کو تھکاتے ہیں، وہ بس ایک مقصد کے لیے، اپنی داخلی قوت کو دریافت کرتے ہیں۔

میں نے یہاں ایک نوجوان پہلوان کو دیکھا، جو پتھروں پر تیز تیز پنکھے جیسے ہاتھ مار رہا تھا، میں نے حیرانی سے اس سے سوال کیا، "یہ اتنی طاقت کہاں سے آتی ہے؟" اُس نے مسکرا کر جواب دیا، "یہ صرف طاقت نہیں، یہ صبر ہے۔ تم اپنے جسم سے زیادہ اپنے دماغ پر قابو پاؤ، اور پھر دیکھو تمہیں کیا نہیں ملتا۔"

یہ بات میرے دل میں گونجتی رہی، اور میں نے محسوس کیا کہ یہاں طاقت کا کوئی دکھاوا نہیں تھا۔ یہاں کے ہر حصے میں ایک خاموش گواہی تھی کہ اصل قوت صرف جسمانی نہیں، بلکہ ذہنی سکون میں ہے۔ جب تک آپ کا دماغ پُرامن نہیں، آپ کا جسم کبھی پوری قوت سے نہیں چل سکتا۔ شاولن مندر میں آپ کو سکھایا جاتا ہے کہ صرف جسمانی طاقت ہی نہیں، اندر کا سکون اور صبر بھی اتنا ہی ضر

میں نے مندر کے ایک کمرے میں ایک اور فولادی انسان کو مراقبے کی حالت میں بیٹھے دیکھا۔ میں نے پوچھا، "آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اس نے بتایا، "میں اپنی طاقت کو ڈھونڈ رہا ہوں، لیکن اس کا راز تمہاری بے چینی میں نہیں، تمہاری سکون کی حالت میں چھپا ہے۔" میں سوچنے لگی کہ وہ شاید مذاق کر رہا ہے، لیکن پھر مجھے اس کی آنکھوں میں وہ سکون نظر آیا جو میں نے کبھی کسی میں نہیں دیکھا تھا۔

اور جب میں نے شاولن کی راہداریوں میں چلتے ہوئے وہاں کے درختوں کے نیچے بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کیں، تو اچانک مجھے یہ احساس ہوا کہ جو چیز سب سے زیادہ اہم ہے، وہ طاقت نہیں بلکہ صبر ہے۔ یہ وہ طاقت تھی جو آپ کو مشکلات کا سامنا کرتے وقت بھی بے خوف رکھتی ہے، یہ وہ طاقت تھی جو آپ کو اپنے اندر کی دنیا کو سمجھنے کا موقع دیتی ہے۔

شاولن مندر نے مجھے یہ سکھایا کہ زندگی میں اگر آپ واقعی طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جسم سے زیادہ اپنے دماغ کی قوت پر کام کریں، کیونکہ جب آپ کا دماغ پُرامن ہوتا ہے، تو آپ کا جسم بھی آپ کی ہر بات پر عمل کرتا ہے۔ اور یہی سچائی تھی جو میں نے وہاں کے مونسٹرز سے سیکھی: طاقت اور صبر کا کھیل کبھی بھی جسمانی نہیں ہوتا، یہ صرف دل اور دماغ کا کھیل ہوتا ہے۔

میری آخری منزل تھی *تبت*، جہاں بدھ مت کے مندر اور برف سے ڈھکی وادیاں مجھے کسی اور ہی دنیا میں لے گئے۔ پوتالا پیلس کے سامنے میں نے اس خاموشی کو محسوس کیا جو روح کے اندر تک اترتی تھی۔ یہاں میں نے ایک بھکشو سے پوچھا، "لوگ یہاں کیا تلاش کرنے آتے ہیں؟"

اس نے کہا، "سکون۔"

میں نے ہمیشہ سنا تھا کہ تبت کوئی عام جگہ نہیں، بلکہ ایک خواب ہے، ایک ایسا خواب جو جاگتی آنکھوں سے دیکھا جائے تو بھی حقیقت کم اور جادو زیادہ لگتا ہے۔ وہ سنہری چھتوں والے مندر، برف میں لپٹے پہاڑ، اور وہ خانقاہیں جہاں وقت جیسے سانس لینا بھول جاتا ہے۔ مگر تبت کا یہ سحر مجھے کب اپنی طرف کھینچ رہا تھا، یہ اندازہ تب ہوا جب میں نے واقعی اس کی طرف سفر کا آغاز کیا مجھے ایسا لگا جیسے میں کسی اور سیارے کی طرف جا رہی ہوں۔ جہاز نے جیسے ہی تبت کی حدود میں داخل ہونا شروع کیا، میں نے کھڑکی سے نیچے دیکھا تو پہاڑوں کی وہ قطار نظر آئی

جو بادلوں کو چیر کر کھڑی تھی۔ ماؤنٹ ایورسٹ کی جھلک دور سے نظر آئی، اور میرے دل نے خوشی سے ایک دھڑکن مس کر دی۔ میں نے خود سے کہا، "تو یہ ہے وہ دنیا کی چھت، جہاں ہوائیں بھی شاید عام جگہوں سے زیادہ مقدس ہیں۔"

لہاسا ایئرپورٹ ایک چھوٹا مگر انتہائی خوبصورت ایئرپورٹ ہے جو دنیا کے سب سے بلند ترین ایئرپورٹس میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا انوکھا مقام اور فضا یہاں کے منفرد قدرتی ماحول کو محسوس کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔

لہاسا ایئرپورٹ پر اترتے ہی ایک عجیب سی خاموشی نے استقبال کیا۔ کراچی میں تو ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی سو رنگوں، سو آوازوں کا سیلاب آ جاتا ہے، لیکن یہاں ایسا لگا جیسے دنیا نے خود کو ایک لمحے کے لیے روک لیا ہو۔ آسمان نیلا تھا، ایسا نیلا جو میں نے کبھی کسی تصویر میں بھی نہیں دیکھا تھا، اور ہوا میں ہلکی سی یخ ٹھنڈک جیسے کوئی

قدیم راز میرے کان میں سرگوشی کر رہا ہو۔

میری پہلی منزل تھی *پوتالا پیلس*، وہی جگہ جہاں کبھی دلائی لاما رہا کرتے تھے۔ سرخ اور سفید دیواروں والا یہ محل پہاڑ کی چوٹی پر ایسے کھڑا تھا جیسے کسی راہب کی دعا میں بلند ہوتے ہاتھ۔ اندر داخل ہوئی تو لگتا تھا جیسے ماضی کی سانسیں آج بھی ان راہداریوں میں قید ہوں۔ سنہری چھتوں کے نیچے جلتی ہوئی مکھن کی خوشبو میں لپٹی ہوئی موم بتیاں لکڑی کے پرانے فرش، اور بدھ مت کے راہب جو آج بھی وہی دعائیں پڑھ رہے تھے جو صدیوں سے یہاں گونج رہی تھیں۔

ایک راہب مجھے دیکھ کر مسکرایا، میں نے پوچھا، "یہاں کے لوگ اتنے پُرسکون کیوں ہیں؟"

اس نے ہلکے سے سر جھکایا اور کہا، "کیونکہ ہم وقت کو قابو میں نہیں کرتے، اسے گزرنے دیتے ہیں۔"

یہ جملہ میرے دل پر ایسے آ کر گرا جیسے پہاڑ سے گرتی برف کی ایک نرم تہہ۔ ہم ہر لمحہ وقت کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک میٹنگ سے دوسری، ایک سگنل سے اگلے سگنل، ایک خواب سے دوسرے خواب کی دوڑ میں۔۔۔۔

اس کے بعد میں *جوکھانگ مندر* گئی۔ تبتی ثقافت کا یہ قدیم اور روحانی مقام میرے سامنے تھا، اور میں نے دیکھا کہ سرخ لباس پہنے بدھ راہب گہری خاموشی میں مراقبے میں مصروف تھے۔ ان کے چہرے پر ایک عجب سکون تھا، جیسے وہ دنیا کی ہلچل سے بالکل آزاد ہوں۔

میں بھی ان کے قریب جا کر بیٹھ گئی، کہ ان سے کوئی سوال کروں لیکن وہ آنکھیں بند کیے اپنی دنیا میں گم تھے۔

میں نے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں مجھے پہلی بار محسوس ہوا کہ خاموشی میں بھی ایک زبان ہوتی ہے، ایک ایسی زبان جو لفظوں سے زیادہ گہری بات کرتی ہے۔ ایسا لگا جیسے وقت تھم گیا ہو، جیسے کائنات اپنی مخصوص دھڑکن میں مجھ سے کوئی راز کہہ رہی ہو۔

اس خاموشی میں مجھے اپنے دل کی دھڑکنیں سنائی دینے لگیں — وہ دھڑکن جو مجھے میرے اپنے رب کی یاد دلاتی ہے۔ میں نے سوچا، *الحمدللہ، میں ایک مسلمان ہوں، اور اللہ نے مجھے سکون کے لیے اپنی عبادت عطا کی ہے۔ مجھے کسی اور راہ کی تلاش نہیں، کیونکہ میرے سکون کا سفر تو نماز کے سجدوں میں اور رمضان کی برکتوں میں مکمل ہوتا ہے۔

مجھے احساس ہوا کہ دنیا کے ہر مذہب اور ہر روحانی مقام کی اپنی خوبصورتی اور سکون ہوتا ہے، لیکن میرا دل جس سکون کا متلاشی تھا، وہ پہلے ہی میرے پاس تھا— میرے دین کی روشنی میں، میرے رب کی قربت میں۔ میں نے آنکھیں کھولیں، ایک گہری سانس لی، اور اپنے دل میں شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ وہاں سے نکل آئی۔

میں نے سوچا، شاید یہ وہی سکون ہے جو رمضان کی آخری راتوں میں ہمیں ملتا ہے، جب دل ہلکا ہو جاتا ہے، جب آنکھیں خود بخود بھیگ جاتی ہیں، جب ہر دعا سچ لگنے لگتی ہے۔

رمضان اپنے آخری دنوں میں ہے۔ وہی آخری دن جب گھروں میں سحری اور افطار کی رونقیں مزید بڑھ جاتی ہیں، بازار روشنیوں سے جگمگانے لگتے ہیں، اور دل ایک عجیب سی خوشی اور اداسی کے امتزاج میں ڈوبنے لگتا ہے— خوشی اس بات کی کہ عید قریب ہے، اور اداسی اس بات کی کہ رمضان، اپنے تمام تر سکون، برکتوں اور روحانی خوشبو کے ساتھ، رخصت ہونے کو ہے۔

مگر یہاں، چین میں، کوئی ایسی فضا نہیں۔ نہ گلیوں میں کھلتے رنگ برنگے کپڑوں کی دکانیں، نہ چاند رات کی حوصلہ افزا گہما گہمی، نہ مسجدوں کے باہر زکوٰۃ کے منتظر چہروں کی قطاریں۔ یہاں زندگی آج بھی ویسی ہی ہے جیسے رمضان کے پہلے دن تھی، اور شاید عید کے دن بھی یہی رہے گی۔

یہاں، سب کچھ ایک ہی رفتار سے چل رہا ہے— کوئی خاص تیاری نہیں، کوئی خوشی کی واضح آہٹ نہیں۔ شاید چاند رات کو آسمان کی طرف دیکھ کر میں خود ہی اپنے دل کو تسلی دوں گی کہ ہاں، چاند نکلا ہوگا، کہیں نہ کہیں کسی بام پر کسی نے تکبیر پڑھی ہوگی، کسی بچے نے خوشی سے اپنے نئے جوتے تکیے کے پاس رکھ کر سونا ہوگا۔

یہاں نہ وہ ہلچل ہے، نہ وہ جوش جسے دیکھ کر دل خود بخود عید کی خوشیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ بس وہی روزمرہ کے معمولات، وہی سڑکیں، وہی دفتری اوقات، اور وہی لوگ جو کل جیسے تھے، آج بھی ویسے ہی ہیں۔

تو یہاں عید کیسی گزرے گی؟ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ بظاہر تو کوئی آثار نہیں، لیکن شاید خوشی محض بازاروں، چہل پہل اور ہلچل میں نہیں ہوتی۔ شاید خوشی ان یادوں میں بھی بسی ہوتی ہے جو ہم اپنے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اور شاید، جب میں عید کی نماز کے بعد اپنی کھڑکی سے باہر دیکھوں گی، تو مجھے احساس ہوگا کہ اصل خوشی ہمیشہ ہمارے دل کے اندر ہی ہوتی ہے، بس ہمیں اسے محسوس کرنا آنا چاہیے۔

ٹیکنالوجی سپر پاور بننے کے لیے چین کی بڑے پیمانے پر تیاریاں

جنوری میں چین کے اے آئی چیٹ باٹ 'ڈیپ سیک' کی ریلیز، چین کے اس عزم کی جانب پہلا اشارہ تھا، اے آئی میں بڑی سرمایہ کاری جاری

چین میں 4500 سے زائد کمپنیاں اے آئی مصنوعات تیار اور فروخت کر رہی ہیں، روبوٹ کا عام استعمال بڑھتا جا رہا ہے، رپورٹ میں انکشاف

بیجنگ کے اسکولوں میں پرائمری اور سکینڈری سطح پر اے آئی کورس متعارف کروائے جائیں گے، یونیورسٹیوں میں خاص توجہ دی جا رہی ہے

بیجنگ ٹیکنالوجی کی دنیا میں واشنگٹن پر برتری حاصل کرنے کے لیے دس کھرب چینی یوآن (1.4 کھرب ڈالر) کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے

بی بی سی رپورٹ

اپنے ہاتھوں سے سر کو پکڑے، آٹھ برس کے ٹمی ایک روبوٹ کے ساتھ شطرنج کھیلتے ہوئے کچھ بڑبڑا رہے ہیں لیکن یہ مصنوعی ذہانت کا کوئی شوروم یا لیبارٹری نہیں بلکہ یہ روبوٹ بیجنگ کے ایک اپارٹمنٹ میں ٹمی کے ساتھ رہتا ہے۔ پہلے دن جب یہ روبوٹ گھر آیا تو ٹمی نے رات کو سونے سے پہلے اسے گلے لگایا لیکن ٹمی نے ابھی تک اس کا کوئی نام نہیں رکھا۔ شطرنج کھیلتے ہوئے ٹمی نے اپنی والدہ کو بتایا کہ یہ روبوٹ 'ایک ٹیچر یا دوست کی طرح ہے۔' تھوڑی ہی دیر بعد روبوٹ نے آواز دی کہ 'مبارک ہو، آپ جیت گئے ہیں۔' اسکرین پر ٹمٹماتی گول آنکھوں کے ساتھ روبوٹ نے نئی گیم شروع کرنے کے لیے شطرنج کے مہروں کو دوبارہ ترتیب دیتے ہوئے ٹمی سے کہا کہ 'میں نے آپ کی قابلیت دیکھ لی، اب اگلی بار میں بہتر پرفارم کروں گا۔' سنہ 2030 تک ٹیکنالوجی کی سپر پاور بننے کے لیے چین بڑے پیمانے پر مصنوعی ذہانت کو اپنا رہا ہے۔ جنوری میں چین کے اے آئی چیٹ باٹ 'ڈیپ سیک' کی ریلیز، چین کے اس عزم کی جانب پہلا اشارہ تھا۔ مصنوعی ذہانت کے کاروبار میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی جا رہی ہے، جس سے ملک میں مقامی سطح پر بھی اس صنعت میں مقابلے میں اضافہ ہوا۔ چین میں 4500 سے زائد کمپنیاں اے آئی مصنوعات تیار اور فروخت کر رہی ہیں، اس سال کے اختتام تک بیجنگ کے اسکولوں میں پرائمری اور سکینڈری سطح پر اے آئی کورس متعارف کروائے جائیں گے جبکہ یونیورسٹیوں میں مصنوعی ذہانت کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کے لیے سیٹوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ٹمی کی والدہ یان شیو کہتی ہیں کہ 'ایسا ہونا ہی تھا۔ ہمیں اے آئی کے ساتھ رہنا ہو گا۔ بچوں کو اسے جلد از جلد جان لینا چاہیے۔ ہم اسے مسترد نہیں کر سکتے۔' یان شیو چاہتی ہیں کہ ان کا بیٹا شطرنج اور بورڈ گیم 'گو' (GO) میں مہارت حاصل کرے۔ روبوٹ یہ دونوں گیمز کھیل سکتا ہے اور اسی وجہ سے وہ قائل ہوئیں کہ روبوٹ کو خریدنے کے لیے 800 ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے۔

اس روبوٹ کو تخلیق کرنے والے پہلے ہی اس میں لینگویج ٹیوشن پروگرام شامل کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ ٹمی کی والدہ یان شیو کہتی ہیں کہ 'ایسا ہونا ہی تھا۔ ہمیں اے آئی کے ساتھ رہنا ہو گا اور بچوں کو اسے جلد از جلد جان لینا چاہیے۔' شاید یہ ہی وہ چیز تھی جس کی چین کی کمیونسٹ پارٹی نے امید کی تھی، جب انھوں نے سنہ 2017 میں اعلان کیا تھا کہ اے آئی ملکی ترقی کا 'بنیادی محرک' ہو گی۔ چینی صدر شی جن پنگ اب اس پر بہت زیادہ انحصار کر رہے ہیں کیونکہ چین کی معیشت اپنے سب سے بڑے تجارتی پارٹنر امریکہ کی طرف سے عائد کردہ محصولات (ٹیرف) سے متاثر ہو رہی ہے۔ بیجنگ ٹیکنالوجی کی دنیا میں واشنگٹن پر برتری حاصل کرنے کے لیے آئندہ 15 برس میں دس کھرب چینی یوآن (1.4 کھرب ڈالر) کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے۔ چینی حکومت مصنوعی ذہانت کے لیے بڑی تعداد میں فنڈز جمع کر رہی ہے۔ امریکہ نے چپس کی برآمدات پر پابندیاں سخت کیں اور مزید چینی کمپنیوں کو بلیک لسٹ میں شامل کیا تو چین نے جنوری میں مصنوعی ذہانت کے شعبے میں 60 ارب یوآن کا سرمایہ کاری فنڈ بنایا۔ لیکن ڈیپ سیک نے دکھایا ہے کہ چینی کمپنیاں ان رکاوٹوں کو بھی دور کر سکتی ہیں اور یہ ہی وہ چیز ہے کہ جس نے سیلیکون ویلی اور اس انڈسٹری کے ماہرین کو چونکا دیا کیونکہ وہ چین کی جانب سے اتنی جلدی اس پیشرفت کی امید نہیں رکھتے تھے۔ گذشتہ چھ ماہ میں ٹومی ٹینگ کو بھی اکثر ایسا چونکا دینے والا ردعمل ہی ملتا ہے جب وہ شطرنج کھیلنے والے اپنی کمپنی کے تیار کردہ روبوٹ کو مختلف مقابلوں میں لے کر جاتے ہیں۔ ٹمی کے گھر میں موجود روبوٹ بھی اسی کمپنی 'سینس روبوٹ' کا تیار کردہ ہے، جو کئی صلاحیتوں کا حامل ہے۔ چین کے سرکاری میڈیا نے سنہ 2022 میں اس کے جدید ورژن کا خیر مقدم کیا تھا، جس نے شطرنج کے 'گرینڈ ماسٹرز' کو شکست دی تھی۔ ٹومی ٹینگ کہتے ہیں کہ 'والدین اس روبوٹ کی قیمت پوچھتے ہیں اور پھر سوال کرتے ہیں

کہ میرا تعلق کہاں سے ہے؟ ان کے خیال میں، میں امریکہ یا یورپ سے تعلق رکھتا ہوں۔'ٹومی مسکراتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'والدین کو یہ سن کر حیرت ہوتی ہے کہ میں چین سے ہوں۔ جب بھی میں یہ بتاتا ہوں کہ میرا تعلق چین سے ہے تو ہمیشہ ایک یا دو سیکنڈ کے لیے خاموشی چھا جاتی ہے۔'ٹومی ٹینگ کی کمپنی اب تک ایک لاکھ سے زیادہ یہ روبوٹ فروخت کر چکی ہے اور اب امریکہ کی بڑی سپر مارکیٹ 'کاسٹکو' کے ساتھ بھی ان کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ چین کی اس کامیابی کا ایک راز اس کا نوجوان طبقہ ہے۔ سنہ 2020 میں چین کے 35 لاکھ نوجوانوں نے سائنس، ٹیکنالوجی، انجینیئرنگ اور ریاضی میں ڈگریاں حاصل کیں۔ چین کے صدر شی جن پنگ نے گذشتہ ہفتے پارٹی رہنماؤں کو بتایا کہ 'یہ تعداد کسی بھی ملک سے زیادہ ہے اور ہم اس کا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تعلیم، سائنس اور ٹیلنٹ کو آگے بڑھانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔' شنگھائی میں اے آئی کھلونے بنانے والی کمپنی 'ڈیبلز بوٹ' کے نائب صدر ایبوٹ لیو کہتے ہیں کہ '1970 کی دہائی کے اواخر میں جب سے چین نے اپنی معیشت کو دنیا کے لیے کھولا، تب سے وہ ٹیلنٹ اور ٹیکنالوجی کو جمع کرنے کے عمل سے گزر رہا ہے۔'' اس دور میں ہمارے پاس بہت زیادہ انجینیئرز ہیں اور وہ بہت زیادہ محنتی ہیں۔' ایبوٹ لیو جہاں بیٹھے تھے، ان کے پیچھے رنگ برنگی اینٹوں سے بنا ایک ڈائنوسار موجود تھا۔ اسے ایک سات برس کے بچے نے اسمارٹ فون پر کوڈ کے ذریعے بنایا تھا۔ یہ کمپنی تین سال کے بچوں کو کوڈ سیکھنے میں مدد کے لیے کھلونے تیار کر رہی ہے۔ اینٹوں کا ہر پیکج کوڈ کے ایک کتابچے کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے بعد بچے منتخب کر سکتے ہیں کہ وہ کیا بنانا چاہتے ہیں اور اسے بنانے کا طریقہ بھی سیکھ سکتے ہیں۔ سب سے سستا کھلونا تقریباً 40 ڈالر میں فروخت ہوتا ہے۔ ایبوٹ لیو کہتے ہیں کہ دوسرے ممالک کے پاس بھی مصنوعی ذہانت کے روبوٹ موجود ہیں لیکن جب مقابلے اور اسمارٹ ہارڈ ویئر کی بات آتی ہے تو چین آگے ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'ڈیپ سیک کی کامیابی نے اس کے چیف ایگزیکٹو لیانگ وِنفینگ کو قومی ہیرو بنا دیا۔ ڈیپ سیک نے لوگوں کو بتایا کہ اے آئی صرف کوئی نظریہ نہیں بلکہ یہ لوگوں کی زندگیاں بدل سکتا ہے۔ اس نے لوگوں کے تجسس کو متاثر کیا۔' ڈیپ سیک سمیت چین کی چھ اے آئی کمپنیوں (یونیٹری روبوٹکس، ڈیپ روبوٹکس، برین کو، گیم سائنس اور مینی کور ٹیکنالوجی) کو انٹرنیٹ پر 'لٹل ڈریگنز' کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ کمپنیاں حال ہی میں شنگھائی میں ہونے والی اے آئی کی ایک نمائش میں موجود تھیں، جہاں ریسکیو سرگرمیوں میں استعمال ہونے والے جدید روبوٹس اور کتے کی شکل کے روبوٹ پیش کیے گئے۔ یہ روبوٹس ہال میں لوگوں کے درمیان گھوم پھر رہے تھے۔ ایک ہال میں انسانی شکل والے روبوٹس کی دو ٹیمیں، سرخ اور نیلی جرسیوں، میں فٹ بال کھیل رہی تھیں۔ جب دونوں ٹیموں میں ٹکراؤ ہوا تو یہ مشینیں گر گئیں اور ان میں سے ایک روبوٹ کو پھر اسٹریچر پر میدان سے باہر لے جایا گیا۔ ڈیپ سیک کے تناظر میں ان روبوٹس کے ڈویلپرز میں پائے جانے والے جوش کو نظر انداز کرنا مشکل تھا۔ 26 برس کے انجینیئر یو جنگی نے کہا کہ 'ڈیپ سیک کا مطلب ہے کہ دنیا جانتی ہے کہ ہم یہاں ہیں۔'

چین کی 'میراتھن' کے لیے تیاری

لیکن جیسے جیسے دنیا اے آئی کی صنعت میں چین کی صلاحیتوں کو جاننے لگی ہے، اس بارے میں بھی خدشات موجود ہیں کہ اے آئی چینی حکومت کو اپنے صارفین کے بارے میں معلومات جمع کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ اے آئی کو ڈیٹا کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، جتنا زیادہ ڈیٹا ہوگا، اتنا ہی یہ اسمارٹ ہو جائے گی۔ امریکہ میں صرف 400 ملین کے مقابلے میں چین میں ایک ارب موبائل فونز کے ساتھ بیجنگ کو حقیقی فائدہ حاصل ہے۔ مغربی ممالک، ان کے اتحادیوں اور بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ چینی ایپس جیسے ڈیپ سیک، ریڈنوٹ اور ٹک ٹاک کی جانب سے جو ڈیٹا جمع کیا جاتا ہے، چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کو اس تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ کچھ افراد اس کے ثبوت کے طور پر چین کے قومی انٹیلیجنس قانون کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن چینی کمپنیاں، جیسے ٹک ٹاک کی مالک کمپنی بائیٹ ڈانس، کا کہنا ہے کہ یہ قانون نجی کمپنیوں اور ذاتی ڈیٹا کی حفاظت کے لیے ہے۔ پھر بھی اسی شک کی بنیاد پر کہ ٹک ٹاک پر امریکی صارفین کا ڈیٹا چینی حکومت کے ہاتھ لگ سکتا ہے، امریکہ نے اس انتہائی مقبول ایپ پر اپنے ملک میں پابندی لگانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ہی شکوک ڈیپ سیک کو بھی متاثر کر رہے ہیں۔ جنوبی کوریا نے ڈیپ سیک کو ڈاؤن لوڈ کرنے پر پابندی عائد کر دی جبکہ تائیوان اور آسٹریلیا نے حکومت کی جانب سے جاری کردہ ڈیوائسز پر اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ کرنے سے منع کیا ہے۔ چینی کمپنیاں ان خدشات سے بخوبی واقف ہیں اور ٹومی ٹینگ نے بی بی سی کو بتایا کہ ان کی کمپنی کے لیے 'پرائیویسی سرخ لکیر کی مانند ہے۔' چین کو خود بھی اندازہ ہے کہ یہ خدشات اے آئی کی دنیا میں عالمی رہنما بننے کی اس کی کوششوں میں چیلنج ثابت ہوں گے۔ چین کے سرکاری اخبار 'بیجنگ ڈیلی' کے مطابق 'ڈیپ سیک کی تیز پیشرفت نے مغرب میں کچھ لوگوں کی طرف سے مخالفانہ ردعمل کو جنم دیا۔ چین کے اے آئی ماڈلز کے لیے ترقی کا ماحول انتہائی غیر یقینی کا شکار ہے۔' لیکن اس کے باوجود چین کی اے آئی کمپنیاں رک نہیں رہیں بلکہ ان کا ماننا ہے کہ اس جدت سے انھیں ناقابل تردید فائدہ ہوگا کیونکہ ڈیپ سیک کا دعویٰ تھا کہ وہ لاگت کے حوالے سے چیٹ جی پی ٹی کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لہذا چیلنج یہ ہے کہ کم پیسوں میں زیادہ سے زیادہ اے آئی مصنوعات کیسے تیار کی جائیں۔ ٹینگ کہتے ہیں کہ 'یہ ہمارے لیے ناممکن تھا۔' ان کی کمپنی کو پتا چلا کہ شطرنج کھیلنے کے لیے روبوٹ کا بازو بنانا بہت زیادہ مہنگا ہے اور اس پر 40 ہزار ڈالر کا خرچ آ سکتا ہے۔ لہذا انھوں نے انجینیئرز کے کام اور مینوفیکچرنگ کے عمل میں مصنوعی ذہانت کو استعمال کرنے کی کوشش کی۔ ٹینگ کا دعویٰ ہے کہ اس سے یہ لاگت کم ہو کر صرف ایک ہزار ڈالر ہوگئی۔ وہ کہتے ہیں کہ 'یہ جدت ہے۔ مصنوعی انجینیئرنگ اب مینوفیکچرنگ کے عمل میں ضم ہو گئی۔' چین کا سرکاری میڈیا پہلے ہی انسانی شکل کے روبوٹس سے بھری فیکٹریاں دیکھا رہا ہے۔ جنوری میں چینی حکومت نے کہا کہ وہ ملک میں بوڑھے افراد کی بڑھتی تعداد کی دیکھ بھال کے لیے اے آئی سے تیار کردہ انسانی روبوٹس تیار کرے گا۔

چینی صدر بار بار 'ٹیکنالوجی میں خود انحصاری' کو ایک اہم ہدف قرار دے چکے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ چین امریکی پابندیوں کے بعد اپنی چپس بنانا چاہتا ہے۔ چینی صدر کو علم ہے کہ وہ ایک طویل ریس کا حصہ ہیں۔ بیجنگ ڈیلی نے حال ہی میں خبردار کیا ہے کہ 'ڈیپ سیک اے آئی کی فتح کا وقت نہیں بلکہ ہم ابھی تک اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔' صدر شی ایک ایسی میراتھن کی تیاری کے لیے مصنوعی ذہانت، روبوٹس اور جدید ٹیکنالوجی میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہے ہیں، جس کے بارے میں انھیں امید ہے کہ چین بالآخر یہ ریس جیت جائے گا۔

جہانِ امریکا
حمیرا گل تشنہ

امریکا میں رمضان اور پاکستانیوں کے معمولات

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لیے نہایت مقدس اور روحانی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ مہینہ صرف روزے رکھنے تک محدود نہیں بلکہ اس میں عبادت، توبہ، اور دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ بھی شامل ہوتا ہے۔ پاکستانی نژاد امریکی مسلمان بھی اس مقدس مہینے کو بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ امریکہ میں رہتے ہوئے، وہ اپنی ثقافتی روایات کو برقرار رکھتے ہیں اور ساتھ ہی امریکی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم پاکستانی امریکیوں کے رمضان کے مہینے کو منانے کے طریقوں، ان کے چیلنجز، اور اس مقدس عبادت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

رمضان کی تیاریاں

رمضان کی آمد سے پہلے ہی پاکستانی امریکی گھرانوں میں تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں۔ خواتین گھر کی صفائی، کھانے پینے کی اشیاء کی خریداری، اور افطار و سحری کے لیے خصوصی پکوانوں کی تیاری میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ پاکستانی کھانوں جیسے پکوڑے، سموسے، کھجوری، فروٹ چاٹ، اور حلوہ پوری کا رمضان میں خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ امریکا میں رہتے ہوئے بھی یہ لوگ اپنے روایتی کھانوں کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ یہاں پر انہیں کچھ اجزاء کی کمی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے پاکستانی اپنے قریبی ایشین اسٹورز سے ضروری سامان خریدتے ہیں یا پھر آن لائن شاپنگ کا سہارا لیتے ہیں۔

مساجد اور اجتماعات

امریکا میں پاکستانی امریکی مسلمان اپنے علاقے کی مساجد میں جمع ہو کر تراویح کی نماز ادا کرتے ہیں۔ بڑے شہروں جیسے نیویارک، شکاگو، ہیوسٹن، اور لاس اینجلس میں پاکستانی کمیونٹی کی بڑی تعداد موجود ہے، جہاں پر مساجد میں رمضان کے خصوصی پروگرامز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان پروگرامز میں قرآن پاک کی تلاوت، درس و تدریس، اور افطار کے اجتماعات شامل ہوتے ہیں۔ یہ اجتماعات نا صرف روحانی فوائد فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ پاکستانی امریکیوں کو اپنی ثقافت اور روایات سے جوڑے رکھنے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔ مساجد میں افطار کے لیے بڑے پیمانے پر انتظامات کیے جاتے ہیں۔ بہت سے پاکستانی امریکی خاندان مساجد میں افطار کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ یہاں پر وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے بآسانی ملاقات کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ، مساجد میں نوجوانوں کے لیے خصوصی پروگرامز بھی منعقد کیے جاتے ہیں، جہاں پر انہیں اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

افطار اور سحری کا اہتمام

رمضان کے دوران افطار اور سحری کا اہتمام پاکستانی امریکی گھرانوں میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ افطار کے وقت گھر کے تمام افراد اکٹھے ہو کر روزہ کھولتے ہیں۔ پاکستانی کھانوں کے علاوہ، امریکی کھانے جیسے پیزا، برگر، اور سلاد بھی افطار میں شامل ہوتا ہیں۔ سحری کے وقت گھر کے افراد جلدی اٹھتے ہیں اور ایک ساتھ سحری کرتے ہیں۔ یہ وقت خاندان کے افراد کے درمیان قربت بڑھانے کا بھی ایک موقع ہوتا ہے۔ بہت سے پاکستانی امریکی خاندان افطار کے لیے اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو بھی مدعو کرتے ہیں۔ یہ روایت نا صرف ان کے تعلقات کو مضبوط بناتی ہے بلکہ یہ امریکی معاشرے میں اسلام کی مثبت تصویر پیش کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ افطار کے دوران لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تجربات اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں، جو کہ ایک مثبت ماحول پیدا کرتا ہے۔

چیلنجز اور مشکلات

امریکا میں رمضان منانے کے دوران پاکستانی امریکیوں کو کئی چیلنجز کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ سب سے بڑا چیلنج روزے کے اوقات کار کا ہوتا ہے۔ گرمیوں کے مہینوں میں دن لمبے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے روزے کا وقت بھی طویل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، کام کے اوقات اور اسکول کے شیڈول میں تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا اور عبادات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک اور چیلنج ثقافتی فرق کا ہوتا ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے، پاکستانی امریکیوں کو اپنے مذہبی تہواروں کو منانے میں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، رمضان کے دوران کام کی جگہ پر روزہ رکھنے والے افراد کو کھانے پینے کے معاملات میں احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنے ساتھیوں کو رمضان کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کرسکیں۔

نوجوان نسل اور رمضان

پاکستانی امریکی نوجوان نسل کے لیے رمضان کا مہینہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ نوجوان اپنے والدین کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امریکی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہت سے نوجوان مساجد میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور رمضان کے دوران اپنے ایمان کو مضبوط بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ رمضان کے پیغامات کا تبادلہ بھی کرتے ہیں۔ نوجوان نسل کے لیے رمضان کا مہینہ ایک موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی ثقافتی اور مذہبی شناخت کو تلاش کریں۔ وہ اپنے دوستوں کو رمضان کے بارے میں بتاتے ہیں اور اس مہینے کی اہمیت کو سمجھاتے ہیں۔ یہ نوجوان نسل نہ صرف اپنی روایات کو برقرار رکھتی ہے بلکہ وہ امریکی معاشرے میں اسلام کی مثبت تصویر پیش کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

خیرات اور خدمت خلق

رمضان کا مہینہ خیرات اور خدمت خلق کا بھی ہوتا ہے۔ پاکستانی امریکی اس مہینے میں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ زکوٰۃ اور فطرہ ادا کرتے ہیں اور مقامی خیراتی اداروں کو عطیات دیتے ہیں۔ مساجد میں اور مقامی تنظیموں کے طفیل بڑے پیمانے پر چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، وہ اپنے علاقے میں افطار کے پروگرامز کا اہتمام کرتے ہیں، جہاں پر ہر مذہب اور ثقافت کے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ یہ اقدامات نا صرف ان کے ایمان کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ وہ امریکی معاشرے میں مثبت تاثر بھی قائم کرتے ہیں۔

عیدالفطر کی تیاریاں

رمضان کے اختتام پر عیدالفطر کا تہوار منایا جاتا ہے۔ پاکستانی امریکی اس تہوار کو بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اس سلسلے میں رمضان کے آخری عشرے میں مختلف مقامات پر عید کے میلے سجائے جاتے ہیں۔ جہاں سے لوگ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے عید پر زیب تن کیے جانے والے لباس، جوتے اور دیگر چیزوں کی خریداری کرتے ہیں۔ لڑکیاں چاندرات کو خصوصی مہندی لگوا کر اپنی تیاری مکمل کرتی ہیں۔ عید پر سب نئے کپڑے پہنتے ہیں، عید کی نماز ادا کرتے ہیں، اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملتے ہیں۔ عید کے موقع پر خصوصی کھانے تیار کیے جاتے ہیں، اور بچوں کو عیدی دی جاتی ہے۔ یہ تہوار نا صرف خوشیوں کا پیغام دیتا ہے بلکہ یہ پاکستانی امریکیوں کو اپنی ثقافت اور روایات سے جوڑے رکھنے کا بھی ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ

رمضان المبارک کا مہینہ پاکستانی امریکیوں کے لیے نا صرف روحانی بلکہ ثقافتی اہمیت بھی رکھتا ہے۔ یہ مہینہ انہیں اپنے ایمان کو مضبوط بنانے، اپنی ثقافت کو برقرار رکھنے، اور امریکی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اگرچہ انہیں کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن وہ اس مقدس مہینے کو بڑی عقیدت اور جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ رمضان کا یہ پیغام کہ ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہیں اور دوسروں کی مدد کریں، پاکستانی امریکیوں کے دل میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ یہ مہینہ انہیں اپنے خاندان، دوستوں، اور معاشرے کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

تعارف حمیرا گل تشنہ

پاکستان نژاد حمیرا گل تشنہ گزشتہ 13 برس سے امریکا کے شہر کنٹیکٹ میں مقیم ہیں، انہوں نے کمیونیکیشن میں ایسوسی ایٹ ڈگری حاصل کی، جرنلزم میں بیچلر کیا، انٹرنیشنل اسٹڈیز میں ماسٹر مکمل کیا، فنون لطیفہ سے وابستہ ہیں پنسل آرٹ شوق اور شاعری ان کا جنون ہے ادبی حلقوں اور لوگوں میں اپنی خوبصورت شاعری کے سبب پسند کی جاتی ہیں، کنکٹیکٹ ادبی فورم، USA کی چیئرپرسن ہیں، بہت سے اخبارات سے وابستگی رہی، مختلف اخبارات میں کالم لکھے، ادبی و ثقافتی پروگراموں کی میزبانی کے فرائض ادا کیے۔ حمیرا گل تشنہ جہان امریکا کے عنوان سے کنزیومرواچ میں مستقل کالم لکھیں گی۔

پاکستان کی آٹو انڈسٹری میں انقلابی تبدیلیاں

مارکیٹ میں متعدد کمپنیاں نیوانرجی وہیکلز این ای وی متعارف کرا رہی ہیں، چینی آٹو میکر بی وائی ڈی کی وجہ سے اس عمل میں تیزی آگئی

الیکٹرک ٹرانسپورٹیشن کی طرف منتقلی کے کئی اہم عوامل ہیں، پاکستان کو سنگین ماحولیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، صحت کے مسائل بڑھ رہے ہیں

روایتی گاڑیاں صارفین کے لئے مہنگی ثابت ہو رہی ہیں، پاکستانی حکومت نے این ای وی گاڑیوں کی مارکیٹ میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے

این ای وی کی درآمدات پر ڈیوٹیوں میں کمی اور انکی مقامی اسمبلی کے لئے ٹیکس فوائد جیسی مراعات متعارف کرائی گئی ہیں، جائزہ رپورٹ

کنزیومر واچ ڈیسک

پاکستان کی آٹوموٹو انڈسٹری ایک بڑی تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس وقت یہاں متعدد کمپنیاں مارکیٹ میں نیو انرجی وہیکلز (این ای وی) گاڑیاں متعارف کرا رہی ہیں۔ دنیا کی نمبر ون این ای وی مینوفیکچر چینی آٹو میکر بی وائی ڈی (BYD) کی وجہ سے اس عمل میں تیزی آئی جس نے حال ہی میں پاکستانی مارکیٹ میں قدم رکھا ہے، اور اسکی وجہ سے دوسرے حریفوں نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ الیکٹرک ٹرانسپورٹیشن کی طرف منتقلی کئی اہم عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق خدشات سب سے اہم ہیں، کیونکہ پاکستان کو سنگین نوعیت کے ماحولیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، اور شہروں میں موسمیاتی تبدیلی اور صحت کے مسائل بڑھنے کی ایک وجہ فضائی آلودگی ہے۔ ٹرانسپورٹ کا شعبہ ملک میں مجموعی طور پر کاربن کے اخراج میں تقریباً 43 فیصد حصہ رکھتا ہے، جس کی وجہ سے صحت مند متبادل کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ کاربن کے اخراج میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے بھی ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان سالانہ 17 ارب ڈالر سے زائد مالیت کی پیٹرولیم مصنوعات درآمد کرتا ہے جبکہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتیں اتار چڑھاؤ کا شکار رہتی ہیں جن کی وجہ سے ایندھن سے چلنے والی روایتی گاڑیاں صارفین کے لئے مہنگی ثابت ہو رہی ہیں۔ مزید برآں، پاکستانی حکومت نے این ای وی گاڑیوں کی مارکیٹ میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے، جس میں این ای وی کی درآمدات پر ڈیوٹیوں میں کمی اور انکی مقامی اسمبلی کے لئے ٹیکس فوائد جیسی مراعات متعارف کرائی گئی ہیں تاکہ ان گاڑیوں کی عوام میں قبولیت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ اس مارکیٹ میں آنے والے مختلف کمپنیوں میں، بی وائی ڈی پائیداری اور جدت سے متعلق اپنے عزم کی وجہ سے نمایاں نظر آتی ہے۔ کمپنی کا مشن اس سلوگن "زمین کو 1 فیصد ٹھنڈا کرنا" میں بیان کیا گیا ہے، اس سلسلے میں وسیع پیمانے پر این ای وی گاڑیوں کی قبولیت کے ذریعے عالمی سطح پر کاربن کے اخراج میں کم کرنے سے متعلق اسکے عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ 2023 میں بی وائی ڈی نے پہلی بار سہ ماہی فروخت میں ٹیسلا کو پچھاڑ دیا۔ ٹیسلا کی 484,000 گاڑیوں کے مقابلے میں بی وائی ڈی کی 526,000 سے زیادہ بیٹری الیکٹرک گاڑیاں (بی ای وی) فروخت ہوئیں۔ یہ بڑی کامیابی بی وائی ڈی کو صف اول کی این ای وی مینوفیکچرر کے طور پر سامنے لے آئی جس کی بڑی وجہ اس کی مسابقتی قیمتیں، ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں مضبوط موجودگی اور جدید بیٹری ٹیکنالوجی ہے۔ بہت سی دیگر کمپنیوں کے برعکس بی وائی ڈی کا اپنی سپلائی چین پر مکمل کنٹرول ہے، جو اپنی بیٹریاں اور سیمی کنڈکٹر چپس تیار کرتا ہے، اور لاگت کی کارکردگی اور مصنوعات کے قابل اعتماد ہونے کو یقینی بناتا ہے۔ اس حکمت عملی کی بنیاد پر بی وائی ڈی مارکیٹ کی مسابقتی قیمتوں پر اعلیٰ معیار کی این ای وی گاڑیاں تیار کرتی ہے، اور اسی وجہ سے وہ قیمتوں کے حوالے سے پاکستان جیسی حساس مارکیٹوں سمیت وسیع پیمانے پر سامعین کے لئے زیادہ قابل رسائی بن جاتی ہے۔ این ای وی میں عوام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے باوجود، بہت سے لوگوں کو خدشات لاحق ہیں، ان کا نکتہ نظر یہ ہے کہ بنیادی ڈھانچے، چارجنگ اسٹیشنوں اور الیکٹرک کاروں کی پیشگی قیمت سے متعلق شکوک وشبہات کی وجہ سے

پاکستانی عوام میں اسکی قبولیت کا عمل سست روی کا شکار ہوگا۔ تاہم، تاریخی حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ جب ایک بار سب کو واضح طور پر فائدہ نظر آنے لگتا ہے تو لوگ نئی ٹیکنالوجی توقع سے کہیں زیادہ تیزی سے قبول کرنے لگتے ہیں۔ ٹیکنالوجی میں جدت کی وجہ سے ہماری روزمرہ زندگی مسلسل تبدیل ہو رہی ہے، ہم پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے نئی ٹیکنالوجیز کو اختیار کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے، تار والے ہیڈفون کا استعمال عام تھا لیکن ایئر پوڈز اور دیگر وائرلیس ایئر بڈز مارکیٹ میں اپنی جگہ بنا چکے ہیں۔ روایتی گھڑیوں کی جگہ بڑے پیمانے پر اسمارٹ واچز نے لے لی ہے، اور یہاں تک کہ روبوٹک ویکیوم کلینرز کی آمد کے ساتھ گھریلو صفائی میں بھی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ تبدیلیاں متوازی نظر آتی ہیں کیونکہ لوگوں نے سہولت، کارکردگی اور طویل مدتی فوائد کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ جس طرح پاکستان میں بڑی سرمایہ کاری روایتی بجلی سے شمسی توانائی کی طرف منتقل ہو رہی ہے، اس طرح بیشتر اوقات فیصلہ سازی کے عمل میں صرف سہولت کے بجائے طویل مدتی بچت کی حکمت عملیوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ بالکل، یہی بات بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کی قبولیت پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ اگرچہ این ای وی کی پیشگی لاگت زیادہ ہوسکتی ہے، لیکن کم آپریشنل اور دیکھ بھال کے محدود اخراجات، حکومت کی ترغیبات کے ساتھ مل کر، این ای وی گاڑیوں کا انتخاب طویل مدت میں اسے ایک اسمارٹ سرمایہ کاری بناتے ہیں۔ الیکٹرک گاڑی کا انتخاب کرنے والے لوگ اب صرف قلیل مدتی فوائد پر توجہ مرکوز نہیں کرتے بلکہ وہ ایسا انتخاب کرتے ہیں جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پائیداری اور مالی فوائد حاصل ہوں۔ جب پائیدار نقل وحمل کی بات آتی ہے تو بی وائی ڈی اس روایتی سوچ کو تبدیل کرنے میں سب سے آگے ہے۔ اپنی جدید ڈی ایم آئی سپر ہائبرڈ ٹیکنالوجی کے ساتھ، بی وائی ڈی ایک ایسا انوکھا حل فراہم کرتا ہے جو فیول کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہوئے طویل مدتی لاگت کی بچت فراہم کرتا ہے جبکہ اسکے ساتھ ساتھ وہ بہترین، اعلیٰ کارکردگی والے لگژری نیچر بھی پیش کرتا ہے۔ مالی فوائد کے علاوہ، بی وائی ڈی ماحولیاتی پائیداری سے گہری وابستگی رکھتا ہے۔ یہ عزم کمپنی کے عالمی ماحولیاتی اہداف کی ادائیگی سے متعلق مشن کی عکاسی کرتا ہے، جس سے اس کی نیوانرجی کی گاڑیاں نہ صرف ایک اسمارٹ مالیاتی سرمایہ کاری بن جاتی ہیں بلکہ سرسبز مستقبل کی طرف بھی آگے بڑھتی ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب پاکستان اپنی آٹوموٹو تاریخ کے اہم موڑ سے گزر رہا ہے، بی وائی ڈی جیسے بڑے اداروں کی قیادت میں این ای ویز گاڑیوں کا عروج ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ماحولیاتی تقاضوں، اقتصادی پہلوؤں اور تکنیکی ترقی کے امتزاج نے نیو انرجی وہیکلز (گاڑیوں) کو پاکستان میں ٹرانسپورٹیشن کے منظرنامے کے مستقبل کے طور پر پیش کیا ہے۔ اگرچہ اس کام میں چیلنجز باقی ہیں لیکن ایک بات واضح ہے کہ جب ٹیکنالوجی واضح فوائد پیش کرتی ہے تو اسکی قبولیت کا عمل تیزی سے ہونے لگتا ہے۔ بی وائی ڈی جیسی کمپنیوں کی زیر قیادت پاکستان اس بڑی تبدیلی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور آنے والے سالوں میں نئی توانائی کی گاڑیوں کو اپنی آٹو انڈسٹری کا ایک اہم جزو بنا دے گا۔

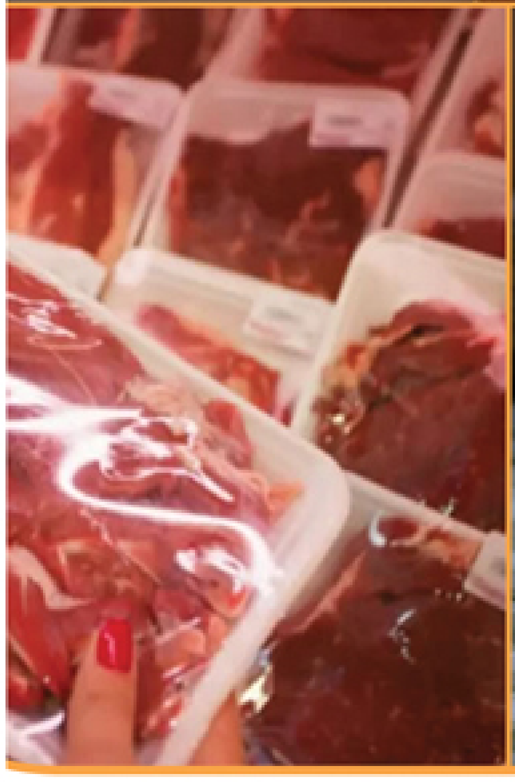

کنزیومر واچ نیوز

پاکستان کی خام خوراک کی برآمدات میں مسلسل اضافہ

ملک بھر میں صارفین اشیائے خورونوش خصوصاً چینی کی زیادہ قیمتیں ادا کر رہے ہیں، جس کی وجہ رسد اور طلب میں فرق ہے، ادارہ شماریات

یہ دوسرا موقع تھا جب موجودہ مخلوط حکومت نے چینی کی برآمد کی اجازت دی، جس کے نتیجے میں ملک بھر میں خوردہ قیمتوں میں اضافہ ہوا

بنگلہ دیش جیسی نئی منڈیوں نے چاول کی زیادہ کھیپ کی گنجائش کو روشن کیا ہے، جس سے اس شعبے کی ترقی کے امکانات کی نشاندہی ہوتی ہے

رواں مالی سال کے ابتدائی 8 ماہ کے دوران پاکستان کی خام خوراک کی برآمدات 4.17 فیصد اضافے کے ساتھ 5 ارب 17 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 4 ارب 96 کروڑ ڈالر تھیں۔ رپورٹ کے مطابق ملکی تاریخ میں بے مثال غذائی افراط زر کے باوجود برآمدات میں مسلسل 19 ماہ تک اضافہ ہوا، ملک بھر میں صارفین اشیائے خورونوش خصوصاً چینی کی زیادہ قیمتیں ادا کر رہے ہیں، جس کی وجہ رسد اور طلب میں فرق ہے۔ جون 2024 میں حکومت نے ایک لاکھ 50 ہزار ٹن چینی کی برآمد کی اجازت دینے کی پالیسی کا اعلان کیا تھا جو مستحکم خوردہ قیمتوں کو برقرار رکھنے سے مشروط تھی، تاہم اس ہدف کو نمایاں حد تک عبور کر لیا گیا اور فروری تک چینی کی برآمدات 7 لاکھ 57 ہزار 779 ٹن تک پہنچ گئیں۔ ادارہ برائے شماریات پاکستان (پی بی ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی میں 39 ہزار 158 ٹن، اگست میں 46 ہزار 990 ٹن، ستمبر میں 51 ہزار 452 ٹن، اکتوبر میں 49 ہزار 643 ٹن، نومبر میں ایک لاکھ 66 ہزار 283 ٹن، دسمبر میں 2 لاکھ 79 ہزار 273 ٹن، جنوری میں ایک لاکھ 24 ہزار 793 ٹن اور فروری میں 180 ٹن چینی برآمد کی گئی۔ یہ دوسرا موقع تھا جب موجودہ مخلوط حکومت نے چینی کی برآمدات کی اجازت دی، جس کے نتیجے میں خوردہ قیمتوں میں اضافہ ہوا جس سے افراط زر میں مزید اضافہ ہوا، مقامی مارکیٹ میں چینی کی ریٹیل قیمت 180 روپے فی کلو کے آس پاس منڈلا رہی ہے۔ مالی سال 23 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 3 ماہ میں 2 لاکھ 12 ہزار 896 ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی تھی۔ بڑے پیمانے پر برآمدات کی وجہ سے چینی کی اوسط خوردہ قیمت مئی 2023 میں 136 روپے فی کلو اور ستمبر 2023 میں 195 روپے فی کلو تک پہنچ گئی، گنے کا کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے بڑے شہروں میں چینی کی قیمت 230 روپے فی کلو تک پہنچ گئی تھی۔ مل مالکان نے بنیادی طور پر افغانستان کو چینی برآمد کی ہے۔ ادارہ برائے شماریات پاکستان کے مرتب کردہ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول نے خوراک کی برآمدات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں کمی کے باعث رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران چاول کی ترسیل سال بہ سال 1.13 فیصد کم ہو کر 2 ارب 48 کروڑ ڈالر رہی، جو گزشتہ سال 2 ارب 52 کروڑ ڈالر تھی۔ مصنوعات کے لحاظ سے تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ باسمتی چاول کی ترسیل کی مقدار 20.8 فیصد اضافے کے ساتھ 5 لاکھ 70 ہزار 532 ٹن اور اس کی مالیت 11.23 فیصد اضافے سے 59 کروڑ 99 لاکھ 60 ہزار ڈالر رہی۔ مالی سال 2025 کے ابتدائی 8 ماہ میں غیر باسمتی چاول کی برآمدات 4.79 فیصد کمی کے ساتھ ایک ارب 88 کروڑ ڈالر اور مقدار کے لحاظ سے 3.47 فیصد کم ہو کر 3.58 ملین ٹن رہیں۔ بنگلہ دیش جیسی نئی منڈیوں نے چاول کی زیادہ کھیپ کی گنجائش کو روشن کیا ہے، جس سے اس شعبے کی ترقی کے امکانات کی نشاندہی ہوتی ہے، چاول کا شعبہ پاکستان کی برآمدات بالخصوص یورپی یونین اور برطانیہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ گزشتہ 2 سال کے دوران برآمدات میں مسلسل اضافے کی وجہ سے باسمتی چاول کی اوسط قیمت 150 روپے سے بڑھ کر 400 روپے فی کلو ہو گئی، جس کی وجہ سے گھریلو صارفین کی جانب سے خریداری محدود ہے۔ مالی سال 25 کے 8 ماہ کے دوران گوشت کی برآمدات میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 1.98 فیصد اضافہ ہوا، نئی منڈیوں کے کھلنے، گوشت کی برآمدات میں نئی کمپنیوں کی شرکت اور اضافی مذبح خانوں کی منظوری نے اس نمو میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ گھریلو مارکیٹ میں گوشت کی قیمتوں میں حالیہ برسوں میں بے مثال اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ ساڑھے 3 سال میں بھینس کے گوشت کی اوسط قیمت 700 روپے فی کلو سے بڑھ کر 1500 روپے فی کلو ہو گئی ہے، چکن کی قیمت میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا جو 500 سے 700 روپے فی کلو کی سطح پر رہی، یہ گزشتہ 3 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ مالی سال 2025 کے 8 ماہ میں سبزیوں کی برآمدات میں ایک سال قبل کے مقابلے میں 17.92 فیصد کمی دیکھنے میں آئی، جس کی بنیادی وجہ پیاز، آلو اور ٹماٹر کی برآمدات میں کمی ہے۔ ان مہینوں کے دوران پھلوں کی برآمدات میں 3.78 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی، مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات کی برآمدات میں 0.75 فیصد کا معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

کنزیومر واچ نیوز

آئی پی پیز نے بجلی سستی کرنے کیلئے نیپرا سے رجوع کر لیا

ٹیرف میں کمی کے لیے آئی پی پیز اور سینٹرل پاور پرچیزنگ ایجنسی نے مشترکہ درخواست نیپرا میں دائر کی، جس کی سماعت 24 مارچ کو ہوگی

درخواستیں جمع کرانے والوں میں نشاط چونیاں پاور، نشاط پاور، نارووال انرجی لمیٹڈ، لبرٹی پاور ٹیک لمیٹڈ و دیگر شامل ہیں، رپورٹ

نیپرا کی سماعت میں روپے اور ڈالر کی قدر کے فرق کے طریقہ کار پر نظرثانی کے معاملے کے تحت ادائیگیوں کے طریقہ کار کا جائزہ لیا جائے گا

مہنگے انڈیپینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) کی جانب سے بجلی کے ٹیرف میں کمی کے حوالے سے اہم پیش رفت ہوئی ہے، وفاقی حکومت کے ساتھ نظرثانی معاہدوں کے بعد 7 آئی پی پیز نے بجلی سستی کرنے کے لیے نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) سے رجوع کر لیا۔ ڈان نیوز کے مطابق ٹیرف میں کمی کے لیے آئی پی پیز اور سینٹرل پاور پرچیزنگ ایجنسی نے مشترکہ درخواست نیپرا میں دائر کی، جس کی سماعت 24 مارچ کو ہوگی۔ نیپرا میں یہ درخواست 2002 کی پاور پالیسی کے تحت لگنے والے 7 آئی پی پیز نے جمع کرائی ہے جن میں نشاط چونیاں پاور، نشاط پاور، نارووال انرجی لمیٹڈ، لبرٹی پاور ٹیک لمیٹڈ، اینگرو پاور جن قادر پور لمیٹڈ، سیفائر الیکٹرک پاور لمیٹڈ اور سیف پاور لمیٹڈ شامل ہیں۔ مشترکہ درخواست ٹیرف کمپوننٹس میں کمی کے لیے جمع کرائی گئی ہے، وفاقی کابینہ نے ان 7 آئی پی پیز کے ساتھ اس سال جنوری میں نظرثانی معاہدوں کی منظوری دی تھی۔ سینٹرل پاور پرچیزنگ ایجنسی (سی پی پی اے) اور آئی پی پیز کی مشترکہ درخواست پر نیپرا 24 مارچ کو سماعت کرے گی۔ نیپرا کی سماعت میں روپے اور ڈالر کی قدر کے فرق کے طریقہ کار پر نظرثانی کے معاملے اور ٹیک اینڈ پے سسٹم کے تحت ادائیگیوں کے طریقہ کار کا جائزہ لیا جائے گا، ای پی سی لاگت کے 0.90 فیصد انشورنس کیپ پر نظرثانی کا معاملہ بھی زیر غور آئے گا۔ واضح رہے کہ وفاقی کابینہ نے مذکورہ 7 آئی پی پیز کے منافع اور لاگت میں کمی کی تجویز منظور کی تھی۔

عالمی بینک نے 10 کروڑ 20 لاکھ ڈالرز قرض کی منظوری دے دی

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) عالمی بینک نے پاکستان کے لیے 10 کروڑ 20 لاکھ ڈالرز قرض کی منظوری دے دی۔ عالمی بینک کے مطابق یہ رقم موسمیاتی تبدیلی سے متاثر غریب کاشت کاروں کیلئے ہوگی، اس رقم سے موسمیاتی تبدیلی سے متاثرہ افراد کو چھوٹے قرضے دیے جائیں گے۔ اس حوالے سے جاری ہونے والی اعلامیے کے مطابق اس رقم کا مقصد موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثرہ افراد کی آمدن بڑھانا ہے، یہ رقم عالمی بینک کے 10 سالہ کنٹری پارٹنرشپ پروگرام کا حصہ ہے۔ اعلامیے کے مطابق منصوبہ چھوٹے کاروباروں اور دیہی علاقوں میں مالیاتی شمولیت بڑھانے میں مدد دے گا۔ ورلڈ بینک کنٹری ڈائریکٹر کے مطابق مائیکرو فنانس غریب طبقے کی مالی مدد کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے، اس منصوبے سے 10 لاکھ خواتین سمیت 18.9 لاکھ افراد مستفید ہوں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان میں ورلڈ بینک کے تعاون سے 54 منصوبے جاری ہیں، پاکستان میں عالمی بینک کی کل سرمایہ کاری 15.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔

آئرس سسٹم کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کو مشکلات کا سامنا ہے، ٹیکس بار

لاہور (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان ٹیکس بار ایسوسی ایشن لاہور چیپٹر کے سینئر نائب صدور زاہد عتیق چودھری، فاروق مجید، نائب صدور عاشق علی رانا، طاہر بشیر مغل، جوائنٹ سیکرٹری سید عرفان حیدر شاہ اور دیگر نے کہا ہے کہ ایف بی آر کے آئرس سسٹم کی وجہ سے ٹیکس دہندگان اور ٹیکس پریکٹیشنرز کو مشکلات کا سامنا ہے، ایف بی آر کو آئرس سسٹم کے تکنیکی مسائل کو حل اور اس کی استعداد کو بڑھانا چاہیے۔ اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ ایک بڑی لاگت سے کر آئرس سسٹم تیار کیا گیا تاکہ بروقت گوشوارے جمع ہو سکیں اور رجسٹریشن کا عمل آسان کیا جائے مگر سسٹم کے بار بار سست ہونے کی وجہ گوشوارے کم جمع ہوتے ہیں، ان دنوں بھی آئرس سسٹم کی وجہ سے ہزاروں شکایات آ رہی ہیں، جب تک ایف بی آر آئرس سسٹم کو تکنیکی غلطیوں سے پاک نہیں کرے گا مسائل چلتے رہیں گے جبکہ آئرس سسٹم ٹیکس نظام میں بہت ہی اہمیت کا حامل اور بنیادی جزو ہے اور ٹیکس پیئر کے لیے پہلی سیڑھی ہے اس لیے ایف بی آر پہلے آئرس سسٹم کو غلطیوں سے پاک کرے اور اس کی استعداد بڑھائے تاکہ ٹیکس دہندگان کی مشکلات میں کمی لائی جا سکے۔

زرمبادلہ کی دونوں مارکیٹوں میں ڈالر کی پرواز جاری

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹاف لیول معاہدے میں تاخیر سے قرض کی اگلی قسط کے اجرا میں تاخیر، فروری میں 12 ملین ڈالر کے کرنٹ اکانٹ خسارے اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 45 فیصد گھٹنے جیسے عوامل کے باعث زرمبادلہ کی دونوں مارکیٹوں میں منگل کو دوبارہ ڈالر کی پرواز جاری رہی جس سے ڈالر کے اوپن مارکیٹ ریٹ 282 روپے سے بھی تجاوز کر گئے۔ انٹربینک مارکیٹ میں کاروبار کے بیشتر دورانیے میں ڈالر تنزلی سے دوچار رہا جس سے ایک موقع پر ڈالر کی قدر 10 پیسے کی کمی سے 280 روپے 06 پیسے کی سطح پر بھی آ گئی تھی۔ لیکن اس دوران سپلائی بہتر ہوتے ہی درآمدی نوعیت کی طلب بڑھنے سے ڈالر نے یوٹرن لیتے ہوئے پیشقدمی شروع کی جس کے نتیجے میں کاروبار کے اختتام پر ڈالر کی قدر 20 پیسے کے اضافے سے 280 روپے 26 پیسے کی سطح پر بند ہوئی جبکہ اوپن کرنسی مارکیٹ میں بھی ڈالر کی قدر 09 پیسے کے اضافے سے 282 روپے 07 پیسے کی سطح پر بند ہوئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حقیقی موثر شرح تبادلہ انڈیکس 1.8 پوائنٹس گھٹ کر 102.3 پوائنٹس آ گیا ہے۔ ریئل ایفکٹیو ایکس چینج ریٹ انڈیکس 100 پوائنٹس سے بلند ہونا پاکستان کی معیشت اور روپے کی قدر کے لیے بہتر ہے جو ڈالر کی ڈیمانڈ اور سپلائی کو متوازن رکھتا ہے۔

او جی ڈی سی ایل نے اٹک میں گیس کے نئے ذخائر دریافت کر لیے

پشاور (کنزیومرواچ نیوز) او جی ڈی سی ایل نے اٹک میں گیس کے نئے ذخائر دریافت کر لیے ترجمان کے مطابق او جی ڈی سی ایل پنجاب کے ضلع اٹک کے سوغری بلاک میں سوغری نارتھ-ون کنویں سے گیس اور کنڈینسیٹ کی دریافت کا اعلان کیا ہے۔ او جی ڈی سی ایل اس بلاک کی واحد لائسنس ہولڈر ہے اور 100 فیصد ورکنگ انٹرسٹ رکھتی ہے۔ تفصیلات کے مطابق کنویں کی کھدائی 21 مئی 2024 کو شروع ہوئی اور 4 ہزار 942 میٹر کی گہرائی پر گیس دریافت ہوئی، ابتدائی ٹیسٹنگ کے بعد کنویں سے 13.95 ملین مکعب فٹ یومیہ (ایم ایم ایس سی ایف ڈی) گیس اور 430 بیرل یومیہ کنڈینسیٹ حاصل ہوا۔ ترجمان کے مطابق یہ دریافت پاکستان کے توانائی کے مقامی وسائل میں اضافے اور درآمدات پر انحصار کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

ایف آئی اے نے چینی مافیا کے خلاف تحقیقات شروع کر دی

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وزیراعظم کی ہدایت پر ایف آئی اے نے چینی مافیا کے خلاف تحقیقات شروع کر دیں۔ ایف آئی اے اینٹی کرپشن سرکل نے تحقیقات کے لئے پی ٹی اے سے مدد مانگ لی۔ وفاقی تحقیقاتی ادارے نے پی ٹی اے سے 11 افراد کے نام پر رجسٹرڈ موبائل فون نمبرز طلب کر لئے۔ ایف آئی اے کی بھجوائی گئی فہرست میں چینی کے مبینہ جعلی خریداروں کے نام شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق ایف آئی اے کو مبینہ خریداروں کے صرف نام اور شناختی کارڈ نمبر فراہم کئے گئے ہیں۔ موبائل سمز کے نمبر فراہم نہیں کیے گئے۔ چینی مافیا کے خلاف تحقیقات کی ہدایت وزیراعظم شہباز شریف نے دے رکھی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو ستائیس ارب روپے کے نئے کرنسی نوٹ جاری کئے

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کی سترہ ہزار برانچوں کو ستائیس ارب روپے کے نئے کرنسی نوٹ جاری کئے اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو اب تک 27 ارب روپے کے نئے کرنسی نوٹ فراہم کر چکے ہیں، بینک برانچوں سے عوام کو نئے کرنسی نوٹ کی فراہمی کے اقدامات کی ہدایت بھی کی گئی ہے، بینکس اپنے اے ٹی ایم نیٹ ورک کے ذریعے رمضان میں عوام کو معیاری اور صاف ستھرے بینک نوٹ جاری کریں نئے بینک نوٹوں کی موثر تقسیم یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی کیش مانیٹرنگ ٹیمیں بھی بینکوں میں تعینات کی ہیں، تاکہ عوام کو نئے بینک نوٹوں کی باآسانی فراہمی یقینی بنائی جا سکے

سولر پینلز کی قیمتوں میں بڑی کمی ہوگئی

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) ملک میں نیٹ میٹرنگ کے قواعد میں تبدیلی کے بعد سولر پینلز کی قیمتوں میں بڑی کمی ہو گئی۔ حکومت کی نیٹ میٹرنگ پالیسی میں ترامیم کے بعد مقامی سولر مارکیٹس میں قیمتوں میں تبدیلی ہوئی اور سولر پینل کی قیمتوں میں کمی ہونا شروع ہو گئی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق سولر سسٹم کی قیمتیں ایک لاکھ 75 ہزار روپے تک نیچے آ گئی ہیں۔ مارکیٹ ذرائع کے مطابق سولر سسٹم کی تنصیب کی لاگت 35,000 روپے سے 175,000 روپے تک کم ہو گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق 5 کلوواٹ سولر سسٹم کی قیمت تقریباً 5 لاکھ سے ساڑھے 5 لاکھ روپے تک ہے جبکہ 7 کلوواٹ کے سسٹم کی قیمت 6 لاکھ روپے کے قریب ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

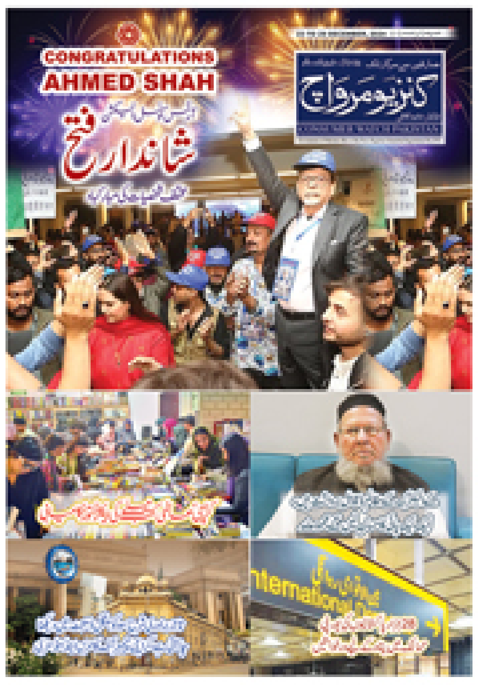

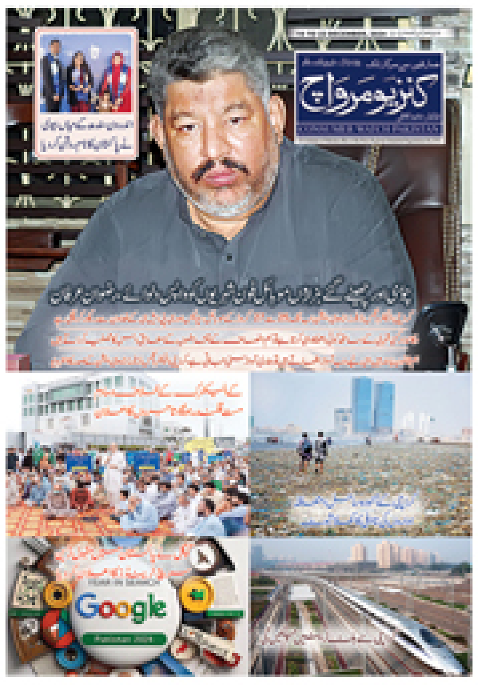

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3